مسلسل اشاعت کے ۵۴ سال

شمارہ: ۸ جلد: ۲۱ | شعبان المعظم ۱۴۳۸ مئی 2017

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

آل پارٹیز تحریک تحفظ ناموس رسالت کو بحال کر دیا گیا

اللہ، رسول ﷺ کی توہین کی دلخراش واردات

کیپٹن صفدر کی ناموس رسالت پر قومی اسمبلی میں تقریر

بکھری یادیں

جناب سردار مولا بخش سومرو کا
قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں اختتام صحیح بخاری شریف

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۸ جلد: ۲۱

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری
حضرت مولانا عبدالرحمن میانوی
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوری
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی
مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات
حضرت مولانا محمد شریف جالندھری
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان
حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید
صاحبزادہ طارق محمود

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفےٰ	غلام مصطفےٰ چوہدری ایڈووکیٹ
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

آل پارٹیز تحریک تحفظ ناموس رسالت کو بحال کر دیا گیا	مولانا اللہ وسایا	03
قارئین کے لئے ایک بہت بڑی خوشخبری	〃 〃	06

مقالات ومضامین

مطالعہ سیرت رحمت عالم ﷺ کی ضرورت واہمیت	منصور آفاقی	08
حضور ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ذہانت کے واقعات	مولانا محمد وسیم اسلم	10
اصحاب بدر کا اجمالی تعارف (قسط نمبر:24)	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	12
آخرت کی کہانی......انسان کی زبانی (قسط نمبر:2)	مولانا عبدالشکور دین پوری رحمہ اللہ	15
اللہ، رسول ﷺ کی توہین کی دلخراش واردات	مولانا سعید احمد جلالپوری رحمہ اللہ	17
تاریخ خلیفہ ابن خیاط رحمہ اللہ (قسط نمبر:13)	ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری	20
دو محاورے اوران کا پس منظر	مولانا منیر احمد ریحان	25
کیپٹن محمد صفدر کی قومی اسمبلی میں ناموس رسالت پر تقریر	ریٹائرڈ کیپٹن محمد صفدر خان	27

شخصیات

مجاہد ختم نبوت......مولانا محمد علی صدیقی رحمہ اللہ	مولانا توصیف احمد	29
حضرت مولانا محمد علی صدیقی رحمہ اللہ	مولانا محمد حسین ناصر	31
بکھری یادیں	مولانا مختار احمد	32
خون دل بہہ جانے دو	مولانا محمد رضوان عزیز	33
حاجی کلیم اللہ شہید رحمہ اللہ	الحاج عبدالرحمن	34

رد قادیانیت

کیا کوئی انسان نبی کا استاد ہوتا ہے؟	عزیز الرحمن سنجرانی	37
محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۱ کا مقدمہ	مولانا اللہ وسایا	38
جناب سردار مولا بخش سومرو کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب	ادارہ	40

متفرقات

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں اختتام صحیح بخاری شریف	مولانا غلام رسول دین پوری	42
آل پنجاب حفظ ومعلومات قرآنی مقابلہ اور تقریب ختم بخاری	مفتی محمد عمر فاروق	46
چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (آخری قسط)	تلخیص: مولانا فقیر اللہ اختر	48
تبصرہ کتب	ادارہ	51
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	53

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی سربراہی میں

”آل پارٹیز تحریک تحفظ ناموس رسالت“ کو بحال کردیا گیا

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علےٰ من لا نبی بعدہ. اما بعد!

۱۰؍مارچ ۲۰۱۷ء بعد از مغرب اسلام آباد میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے مکان پر آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس اسلام آباد کی قائم کردہ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ کمیٹی کے سربراہ اور اجلاس کے داعی حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے صدارت فرمائی۔ جناب راجہ ظفر الحق صاحب، جناب ساجد علی نقوی صاحب، جناب سراج الحق صاحب، جناب ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحب، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب، جناب حافظ محمد عاکف سعید صاحب، جناب مولانا عبدالغفور حیدری صاحب، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب، جناب سید محمد کفیل بخاری صاحب، جناب مولانا ظہور الحق علوی صاحب اور دوسرے حضرات نے شرکت فرمائی۔ صدر اجلاس حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے حکم پر جناب سید محمد کفیل بخاری نے تلاوت کا اعزاز حاصل کیا۔ صدر اجلاس نے فقیر راقم (اللہ وسایا) سے حکم فرمایا کہ یکم؍فروری ۲۰۱۷ء آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس سے اس وقت تک کی کارگزاری عرض کریں۔ چنانچہ اجلاس کو بتایا گیا کہ اسلام آباد کے اجلاس کے بعد ۳؍فروری سے ملک بھر میں آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کا ضلعی سطح پر انعقاد شروع کردیا گیا تھا۔

چنانچہ یکم؍فروری تا ۱۹؍فروری یومیہ سیالکوٹ شہر کے مختلف حصوں میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنسیں منعقد ہوئیں:

۳؍فروری	گجرات آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس۔				
۴؍فروری	ملتان	//	//	//	//
۵؍فروری	شیخوپورہ	//	//	//	//
۶/۷؍فروری	لاہور، قصور، شیخوپورہ۔				
۸؍فروری	اجلاس ملی یکجہتی کونسل لاہور۔				

۹رفروری	حیدرآباد، خانیوال، اجلاس آل پارٹیز اسلام آباد، داعی حضرت مولانا سمیع الحق صاحب		
۱۰، ۱۱رفروری	سرگودھا، بلاک نمبر۱، جامع مسجد مارکیٹ، مسجد علی المرتضیٰ، تین پروگرام۔		
۱۲رفروری	ٹوبہ ٹیک سنگھ، لاہور۔		
۱۴رفروری	علماء کنونشن کراچی دفتر ختم نبوت، اجلاس عام مسجد ناظم آباد۔		
۱۶رفروری	سنجر چانگ۔ سندھ	۱۷رفروری	حیدرآباد۔
۱۸رفروری	نواب شاہ۔	۱۹رفروری	محراب پور، لودھراں
۲۰رفروری	گمبٹ، ضلع خیرپور	۲۱رفروری	سکھر۔
۲۲رفروری	کوئٹہ۔	۲۴رفروری	سیالکوٹ، دینہ۔
۲۵رفروری	کرک خیبرپختونخواہ	۲۶رفروری	سرائے نورنگ۔
۲۷رفروری	بنوں۔	یکم رمارچ	چناب نگر۔
۲رمارچ	پھالیہ۔	۴رمارچ	لیہ۔
۵رمارچ	احمد پور سیال (ضلع جھنگ)		
۹رمارچ	اجلاس ملی یکجہتی کونسل اسلام آباد		

۱۰رمارچ جمعہ پر ٹیکسلا، اور اس وقت یہ اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ متذکرہ شہروں کے علاوہ بعض مقامات پر جیسے لاہور میں جناب مولانا ابتسام الٰہی ظہیر کی قیادت میں تحفظ ناموس رسالت کے عنوان پر بھرپور وقیع مظاہرہ کیا گیا۔ کراچی میں آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس پریس کلب میں منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ووفاق المدارس کے صدر محترم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ نے کی۔ اسی طرح دیگر بھی بہت سارے اضلاع کے ہیڈکوارٹر پر کم وبیش پینتیس سے چالیس تک یہ کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ جن کے بہت اچھے اثرات مرتب ہوئے۔

ان کانفرنسوں کے علاوہ ہزاروں فلیکس اور لاکھوں پمفلٹ ملک میں لگائے اور تقسیم کئے گئے۔ یہ کام پوری امت اور تمام مکاتب فکر کی تائید سے مجلس تحفظ ختم نبوت نے سرانجام دیا۔ علاوہ ازیں دیگر جماعتوں نے اجتماعی یا انفرادی طور پر جو کوششیں کیں وہ اس سے علیحدہ ہیں۔ غرض ملک میں جو صورتحال ہے وہ حوصلہ افزا ہے۔ ملک میں بیداری پیدا ہوئی ہے۔ خصوصاً رحمت عالم ﷺ کی عزت وناموس کے حوالہ سے جناب جسٹس شوکت عزیز صدیقی کے کیس کی سماعت کے دوران میں جو ریمارکس یا خصوصی احکامات جاری ہوئے اس حوالہ سے پورے ملک میں فرحت وانبساط کا ایک ماحول بن گیا ہے۔ اہانت رسول کرنے والے

بلاگرز انٹرنیٹ یا سوشل میڈیا پر وہ ملعون جواہانت کر رہے تھے۔ اب وہ منہ چھپاتے پھر رہے ہیں۔ حکومت، محکمہ اطلاعات، محکمہ داخلہ، اور پی ٹی اے متحرک ہیں۔ اس ماحول کے بنانے میں جہاں تحفظ ناموس آل پارٹیز کانفرنسوں نے کردار ادا کیا۔ وہاں جناب صدیقی صاحب کی صدائے حق نے ماحول کو ایک نورانی ایمان پرور سٹیج پر لا کھڑا کیا۔

ان کانفرنسوں سے قبل حکومتی سطح پر تحفظ ناموس رسالت، تحفظ ختم نبوت سے بے اعتنائی اور قادیانیوں کی سرکاری طور پر پرورش کے بارے میں پورے ملک میں ایک ہیجان کا ماحول تھا۔ وہ ماحول تحلیل ہوا ہے۔ گلشن و ہراس چھٹی ہے۔ اس کے بعد صدر اجلاس حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے اجلاس کو بتایا کہ جناب اسحٰق ڈار، جناب صادق ایاز سپیکر اور اس اجلاس میں موجود راجہ ظفر الحق صاحب سے تحفظ ناموس رسالت اے. پی. سی کے مطالبات پر میری تفصیلی ملاقاتیں ہوئی ہیں اور پچھلے چند روز قبل میری جناب میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم سے بھی ان مسائل پر تفصیل سے گفتگو ہوئی۔ دوالمیال کیس، قادیانیوں کو تعلیمی ادارے واپس نہ کرنے، ایسے مسائل پر تو وہ متفق ہیں۔ تحفظ ناموس رسالت قانون میں بھی کسی قسم کی ترمیم نہ کرنے کی یقین دہانی کراتے ہیں۔ لیکن فزکس کے ادارہ کا نام قادیانی عبدالسلام کے نام پر رکھنے کی وہ تاویل یا عذر و بہانہ اور نظر انداز کرنے کا کہتے ہیں۔

اجلاس میں بالاتفاق طے پایا کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب، جناب راجہ ظفر الحق صاحب، جناب سراج الحق صاحب، جناب پروفیسر ساجد میر صاحب، جناب ساجد علی نقوی اور جناب ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر پر مشتمل ایک وفد وزیر اعظم سے ملاقات کرے اور تمام مطالبات پر ان کو قائل کرے۔

اسی طرح فیصلہ ہوا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے صد سالہ عالمی اجتماع کے بعد ملک کے اہم شہروں میں ملکی لیول کی تحفظ ناموس رسالت کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔ جس میں تمام مکاتب فکر کی مرکزی قیادت شرکت کرے۔ اس کے لئے ۲۰۱۰ء میں بننے والے مشترکہ پلیٹ فارم ”آل پارٹیز تحریک تحفظ ناموس رسالت“ کو مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی سربراہی میں بحال کر دیا گیا۔

قائد محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے پریس والوں کو خطاب کیا اور ان فیصلوں کا اعلان فرمایا۔ تمام شرکاء اجلاس کو حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے تاسیسی صد سالہ عالمی اجتماع میں شرکت کی دعوت دی اور شرکاء اجلاس کے اعزاز میں پرتکلف ضیافت کا بھی اہتمام فرمایا۔ یوں یہ اجلاس رات گئے اختتام پذیر ہوا۔ حق تعالیٰ ان فیصلوں پر عمل درآمد کی توفیق رفیق فرمائیں۔

آمین بحرمة خاتم النّبيين

قارئین کے لئے ایک بہت بڑی خوشخبری

عرصہ ہوا فقیر راقم ٹیکسلا میں یادگار اسلاف حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہاں ہمارے دیرینہ مخدوم جناب صلاح الدین بی.اے ٹیکسلا کی بھی زیارت ہوئی۔ انہوں نے فرمایا میرے پاس تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے دوران میں اکابرین کی تقاریر کی ریکارڈنگ موجود ہے۔ لیکن پرانی ریکارڈنگ مشین ناقابل استعمال ہے۔ اس ریکارڈنگ کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔ اسی مجلس میں حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ کے ملنے والے جو امریکہ میں ہوتے ہیں موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ امریکہ میں وہ پرانی ریکارڈنگ مشین مل جاتی ہے۔ گو مہنگی ہے، میں وہ بھجوانے کی کوشش کروں گا۔

کچھ عرصہ بعد معلوم ہوا کہ امریکہ سے وہ مشین آگئی ہے اور یہ کہ جناب مخدوم محترم صلاح الدین صاحب نے ان تقاریر کو کاغذ پر منتقل کرنا شروع کردیا ہے۔ فقیر نے ۱۰؍مارچ کا جمعہ ٹیکسلا میں پڑھا۔ وہ تقاریر کاغذ پر منتقل شدہ مل گئیں ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

تقریر نمبر:۱	مولانا محمد عبداللہ درخواستی	۲۴؍مئی ۱۹۷۴ء	ٹیکسلا
تقریر نمبر:۲	مولانا مفتی محمود	۲۸؍جون ۱۹۷۴ء	دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی
تقریر نمبر:۳	مولانا مفتی محمود	۲۱؍جولائی ۱۹۷۴ء	// // //
تقریر نمبر:۴	مولانا شاہ احمد نورانی	۲۱؍جولائی ۱۹۷۴ء	// // //
تقریر نمبر:۵	مولانا محمد اجمل خان	۶؍ستمبر ۱۹۷۴ء	// // //
تقریر نمبر:۶	مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیر	// //	// // //
تقریر نمبر:۷	مولانا تاج محمود	// //	// // //
تقریر نمبر:۸	مولانا عبدالقادر روپڑی	// //	// // //
تقریر نمبر:۹	جناب سید مظفر علی شمسی	// //	// // //
تقریر نمبر:۱۰	جناب نوابزادہ نصر اللہ خان	// //	// // //
تقریر نمبر:۱۱	حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری	//	// // //
تقریر نمبر:۱۲	// // //	۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء	دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی
نمبر:۱۳	جناب سید امین گیلانی (نظم)	۶؍ستمبر ۱۹۷۴ء	// // //
نمبر:۱۴	// // //	۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء	// // //

ملتان آکر ان کو کمپوز کرایا۔ آج پروف بھی دیکھ لیا ہے۔ کوشش ہے کہ یہ تمام تقاریر اور جو تقاریر

اسمبلی ممبران نے قومی اسمبلی میں کیں۔ (جو اسمبلی کی کارروائی حکومت نے شائع کی ہے) اس سے لے کر ان سب کو علیحدہ کتابی شکل میں شائع کردیا جائے۔ کتاب کا نام: ’’تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں مشاہیر ملت کی تقاریر‘‘

قارئین کرام! اس وقت تک یہ رائے ہے۔ آئندہ شمارہ میں اعلان کرپائیں گے کہ یہ تجویز قابل عمل بھی ہے یا نہ۔ یا اس سے بہتر کوئی تجویز ہو تو آپ بھی رائے دینے میں حصہ دار بنیں۔ اسی طرح فقیر نے جناب صلاح الدین صاحب کے صاحبزادہ سے عرض کیا کہ ان تقاریر کو کمپیوٹر پر چڑھانے کے لئے آپ تیاری کریں، وہ کررہے ہیں۔ یوں یہ تمام تقاریر ان حضرات کی آواز میں آپ سماعت کرسکیں گے۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ ہفت روزہ لولاک میں جو تقاریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ کی جناب صلاح الدین کے قلم سے شائع ہوئیں وہ بھی کتابی شکل میں آجائیں۔ آپ رائے دیں کہ کیا کریں۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب زندہ باد، جناب صلاح الدین پائندہ باد۔ (فقیر: اللہ وسایا)

آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت پروگرام

آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس اسلام آباد منعقدہ یکم فروری سے جاری ہونے والے مشترکہ اعلامیہ کی روشنی میں ملک بھر میں آل پارٹیز اجلاس، سیمینار اور کانفرنسوں کا اہتمام کیا گیا۔ اسی سلسلہ میں چھ نکاتی ایجنڈے پر مشتمل مطالبات تسلیم کرانے کے لئے مری، ایبٹ آباد، راولپنڈی اور اسلام آباد میں بھی درج ذیل پروگرام ہوئے۔ ۶؍فروری ۲۰۱۷ء کو جامع مسجد فاروق اعظمؓ ۳/ ۹ جی اسلام آباد، ۹؍فروری کو مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد، ۱۰؍فروری کو مرکزی جامع مسجد مانسہرہ اور شہزادہ مسجد ایبٹ آباد، ۱۱؍فروری کو جامعہ صدیقیہ گڑھی حبیب اللہ بالاکوٹ، ۱۲؍فروری کو جامعہ عبداللہ بن مسعود ہری پور، ۲۲؍فروری کو خلفاء راشدین اسلام آباد، ۲۳؍ فروری کو ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد مانسہرہ، ۲۴؍فروری کو جمعۃ المبارک سے خطابات، واہ کینٹ حسن ابدال اور جامع مسجد الرشید گلزار قائد راولپنڈی، ۲؍مارچ کو جامع مسجد خلفاء راشدین اسلام آباد، ۵؍مارچ کو اسلامیہ مسجد مری روڈ راولپنڈی اور محمدی مسجد راولپنڈی میں بھی بھرپور اجتماعات منعقد کئے گئے۔ ان پروگرامات میں مولانا محمد امجد خان، مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مفتی کفایت اللہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد طیب، مولانا سید ہدایت اللہ، مفتی وقار الحق عثمان، مولانا عبدالواجد، وقار خان جدون، ساجد اعوان، مولانا فدا محمد خان، شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف، مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا محمد نذیر فاروقی، مولانا ظہور احمد علوی، قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا شفقت اور قاری صداقت نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ نیز سوشل میڈیا پر کی جانے والی گستاخی پر شدید غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے ان کی روک تھام اور ان بدبختوں کے خلاف قانونی کارروائی کرکے کیفر کردار تک پہنچانے کا بھی مطالبہ کیا۔

مطالعہ سیرت رحمت عالم ﷺ کی ضرورت واہمیت

منصور آفاقی

سرکار دو عالم ﷺ کی حیات طیبہ ایک نمونہ عمل ہے۔قرآن کریم نے اسے مسلمانوں کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ‘‘ ﴿درحقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ کے رسول ﷺ میں ایک بہترین نمونہ ہے۔﴾

آپ ﷺ کی ذات گرامی خوبیوں کا مجموعہ ہے۔۔تمام خوبیاں آپ ﷺ کی ذات مبارکہ میں بدرجہ اتم واکمل موجود ہیں۔جس طرح آپ ﷺ اپنے حسن میں یکتا ہیں۔ایسے ہی اپنی صفات وافعال میں بھی بے مثال ہیں۔آپ ﷺ کے حسن کے بارے میں حضرت حسان بن ثابتؓ کا تاریخی شعر ہے:

واحسن منک لم ترقط عینی واجمل منک لم تلد النساء

خلقت مبراء من کل عیب کانک قد خلقت کما تشاء

ایک اور شاعر کہتا ہے۔

حسن یوسف دم عیسٰی ید بیضا داری آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:’’زلیخا کی سہیلیاں اگر آپ ﷺ کی پیشانی مبارک کو دیکھتیں تو ہاتھوں کی بجائے دلوں کے کاٹنے کو ترجیح دیتیں۔‘‘

حافظ شیرازی ؒ فرماتے ہیں:۔

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

خداوند قدوس کے بعد پوری مخلوقات میں آپ ﷺ کی شان نرالی ہے۔زمین کا وہ حصہ جو آپ ﷺ کی جسد اطہر سے ملا ہوا ہے کعبۃ اللہ سے بھی افضل ہے۔بلکہ محققین کے نزدیک (وہ حصہ ارض) عرش وکرسی سے بھی افضل ہے۔آپ ﷺ تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔مؤمنین کے ساتھ آپ کا رشتہ اپنے قرابت داروں سے بھی بڑھ کر ہے۔رسول اللہ ﷺ کے اخلاق وکردار اور سیرت وشخصیت کے بارے میں پورا قرآن ناطق اور زندہ شہادت ہے۔سورۃ القلم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’وانک لعلیٰ خلق عظیم‘‘ ﴿اور آپ ﷺ کے اخلاق بہت اعلیٰ ہیں۔﴾

قرآن اور صاحب قرآن میں باہم ایسا رشتہ اور تعلق ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ نے صاحب

قرآن کے اخلاق ہی کو قرآن فرمایا ہے۔ قرآن کریم کی بے شمار آیات ایسی ہیں جن کے حقیقی معانی تک رسائی اس وقت تک ممکن نہیں، جب تک ان آیات سے متعلق سیرت طیبہ کے بعض گوشوں سے پردہ نہ اٹھایا جائے۔

اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی شخصیت کس قدر عظیم اور انسانیت کے کس قدر ارفع واعلیٰ مرتبے پر فائز تھی۔ اس کی پیروی کرنا کس قدر اہم اور ضروری ہے۔ حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کے مطالعے سے انسان اپنے سامنے انسانیت کی ایک ایسی اعلیٰ مثال دیکھتا ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں مکمل نظر آتی ہے۔ آپ انسانی زندگی کے جس پہلو اور جس گوشے کو بھی سامنے رکھ کر سیرت مبارکہ کا مطالعہ کریں تو ہر پہلو سے انسانی زندگی کا کمال آپ کو سرورکائنات ﷺ کی زندگی میں نظر آئے گا۔

انسان کی ہدایت ورہنمائی اور ملتوں وقوموں کی اصلاح وتربیت کے لئے ایک داعی، مبلغ، مصلح اور رہنماء کو جس جس چیز کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ اس کا ایک پورا نصاب سیرت میں موجود ہے۔

مطالعہ سیرت کی اہمیت کے بارے میں علامہ ابن القیم ؒ فرماتے ہیں: ”سیرت کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان کے لئے فرض ہے۔ اس لئے کہ سعادت دارین آپ ﷺ کی لائی ہوئی رہنمائی اور ہدایت پر مبنی ہے۔ لہٰذا جو شخص بھی سعادت کا طالب ہو اور نجات کا خواہش مند ہو۔ وہ آپ ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت، آپ ﷺ کی سیرت اور آپ ﷺ کے معاملات سے آگاہی کا مکلف اور پابند ہے۔“

اسلام میں خدا کی معبودیت اور وحدانیت کے اعتراف کے بعد سب سے اہم آپ ﷺ کی نبوت ورسالت پر ایمان لانا ہے اور جو ذات ہمارے لئے اتنی اہمیت کی حامل ہو کہ اس کا نام لئے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہ ہوتا ہو۔ اس کے حالات زندگی سے لاعلمی بدترین جرم ہے۔

اسی طرح جس ہستی کی اطاعت وفرمانبرداری رب ذوالجلال کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ اس کے پورے کارنامہ حیات کے گہرے علم اور اس کی تعلیمات وہدایات سے مکمل آگاہی کے بغیر یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان بن سکے اور رضائے الٰہی کے حصول کی منزل مراد کو پہنچ سکے؟

لیکن آج بدقسمتی سے ہم اس فریضہ سے غفلت برت رہے ہیں۔ اس کی ضرورت واہمیت کا احساس ہمارے دلوں سے محو ہوگیا ہے۔ ہماری زندگیوں کی نہج کچھ ایسی بن گئی ہے کہ ہمیں اس اہم خلاء کا احساس بھی نہیں ہوتا ہے جو ہماری زندگیوں میں مطالعہ سیرت کے فقدان کی بناء پر پیدا ہوگیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کی تشکیل وتعمیر کے لئے حقیقی روشنی اور رہنمائی کے سرچشمے سے محروم ہوگئے ہیں۔

کاش! اگر ہم حقیقی طور پر ہادی عالم ﷺ کی حیات طیبہ کو مشعل راہ بنا کر دل وجان سے اس کی اطاعت وتابعداری کرتے تو آج دنیا کا نقشہ بدلا ہوا ہوتا اور امت مسلمہ کی یہ زبوں حالی باقی نہ رہتی۔

حضور ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ذہانت کے واقعات

مولانا محمد وسیم اسلم

۞...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ نے غزوہ بدر کے لئے کوچ کیا تو ہم نے آپ ﷺ کے قریب دو آدمیوں کو دیکھا (جو دشمن کیمپ سے جاسوسی کے لئے آئے تھے) ایک شخص قریش میں سے تھا اور ایک عقبہ بن ابی معیط کا غلام تھا۔ (جب ہم نے ان کا پیچھا کیا) تو قریشی تو چھپ گیا۔ مگر غلام کو ہم نے گرفتار کرلیا۔ ہم نے اس سے قوم کی تعداد پوچھنا شروع کی تو جواب میں وہ صرف یہ کہتا تھا کہ واللہ! ان کا شمار بہت ہے اور ان کی طاقت بڑی ہے۔ مسلمانوں نے بہت اصرار کیا (مگر اس نے تعداد نہیں بتائی) یہاں تک کہ اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ ﷺ نے بھی اس سے سوال کیا کہ قوم کی تعداد کیا ہے؟ اس نے وہی جواب دیا کہ واللہ! ان کا شمار بہت ہے اور ان کی طاقت بڑی ہے۔ حضور ﷺ نے بھی کوشش کی کہ وہ تعداد بتائے۔ مگر اس نے انکار کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے سوال کیا کہ وہ کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ روزانہ بیس اونٹ۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ (تعداد معلوم ہوگئی) قوم کی تعداد ایک ہزار ہے۔ کیونکہ ایک اونٹ سو آدمیوں کے لئے کافی ہوسکتا ہے۔

۞...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کی تو آپ ﷺ اونٹ پر سوار تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ردیف (پیچھے بیٹھے ہوئے) یعنی ساتھی تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ راستہ کو پہچانتے تھے۔ کیونکہ ان کی آمد ورفت شام کی طرف ہوتی رہتی تھی۔ چنانچہ راستہ میں جب کسی قوم پر گزر ہوتا اور وہ ان (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے پوچھتے تھے کہ: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! یہ آپ کے آگے کون ہیں؟ تو آپ جواب دیتے کہ: ''ہادی'' جو میری رہنمائی کرتے ہیں۔ (ہادی کے معنی راستہ بتانے والے کے بھی ہوتے ہیں اور ہدایت کرنے والے کے بھی۔ چونکہ کفار رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں تھے۔ اس لئے ان سے راز افشا بھی نہ ہوا اور صداقت بھی قائم رہی۔)

۞...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کپڑوں کے کچھ جوڑے یمن سے آئے۔ جن کو آپ نے لوگوں پر تقسیم کرنا چاہا۔ مگر ان میں ایک جوڑا میں کچھ عیب تھا۔ آپ نے سوچا اسے کیا کروں۔ یہ جس کو دوں گا۔ وہ اس کے عیب کو دیکھ کر لینے سے انکار کردے گا۔ آپ نے اس کو لیا اور تہہ کر کے اپنی نشست گاہ کے نیچے رکھ لیا اور اس کا تھوڑا سا کنارہ

باہر نکال دیا۔ دوسرے جوڑوں کو سامنے رکھ کر تقسیم کا عمل شروع کر دیا۔ اب زبیر بن العوامؓ آئے اور دیکھا کہ آپ تقسیم میں لگے ہوئے ہیں اور ایک جوڑے کو دبائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس جوڑے کو گھورنا شروع کر دیا؟ پھر حضرت عمرؓ سے بولے یہ جوڑا کیسا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم اس کو چھوڑ دو۔ وہ پھر بولے یہ کیا ہے؟ یہ کیا ہے؟ اس میں کیا خوبی ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم اس کا خیال چھوڑ دو۔ اب حضرت زبیرؓ نے اس کا مطالبہ شروع کر دیا کہ یہ مجھے دو۔ جب حضرت زبیرؓ کا مطالبہ بڑھ گیا تو حضرت عمرؓ نے اقرار لے لیا کہ اسے قبول کرنے کے بعد واپسی نہ ہو سکے گی۔ جب پختہ اقرار ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے جوڑا نیچے سے نکال کر ان کے اوپر ڈال دیا۔ حضرت زبیرؓ نے اس کو لے کر دیکھا تو وہ عیب دار نکلا۔ اب کہنے لگے میں تو اس کو لینا نہیں چاہتا۔ حضرت عمرؓ سے فرمایا بس بس! اب ہم آپ کے حصہ سے فارغ ہو چکے۔ (یاد رہے! کہ مفت تقسیم کا معاملہ تھا تا کہ یہ فروخت کرنے کا۔ فروخت کی صورت میں ضروری ہے کہ مال میں کوئی عیب ہو تو خریدار پر اس کو واضح کر دیا جائے۔)

✪ ...... حضرت عثمانؓ سے ایک صحابی بار بار گناہ و ثواب کے متعلق سوال کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر کلمہ گو کی شفاعت رسول خدا بروز حشر فرمائیں گے۔ یہ صحابی شاعر بھی تھے۔ صحابی کے بار بار ایک ہی سوال کرنے پر حضرت عثمانؓ بولے جی ہاں! رسول خدا بروز حشر شفاعت ضرور فرمائیں گے۔ لیکن اشعار میں جو جان بوجھ کر جھوٹ بولا جاتا ہے اس کی شفاعت نہ فرمائیں گے۔ صحابی بولے: اس فیصلہ کے جواز میں کوئی حدیث پیش کیجئے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا پہلے شاعرانہ جھوٹ کے لئے جواز پیش کیجئے۔ صحابی یہ بات سن کر خاموش ہو گئے۔

✪ ...... حضرت علیؓ کے سامنے ایک شخص کو حاضر کیا گیا۔ جس نے یہ حلف کر لیا تھا کہ میرے بیوی پر تین طلاق۔ اگر میں رمضان المبارک میں اس سے دن میں جماع نہ کروں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی بیوی کو ساتھ لے کر سفر میں چلے جاؤ۔ کیونکہ دوران سفر روزہ فرض نہیں (اس لئے روزہ نہ رکھنا) دن میں اپنی قسم پوری کر لینا۔

✪ ...... حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا سب سے بڑا بزدل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ’’وہ جو اپنے کسی کام پر بے جا غرور کرے۔ اس لئے کہ غرور بے جا کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ کسی کام پر قدرت نہ تھی مگر وہ کام ہو گیا۔‘‘ حضرت علیؓ سے پھر پوچھا گیا کہ اپنی عبادت و ریاضت پر غرور کرنا کیوں غلط ہے؟ آپ نے فرمایا: اس لئے غلط ہے کہ شیطان نے بھی اپنی عبادت پر غرور کیا تھا اور میں شیطان کی پیروی ٹھیک نہیں سمجھتا۔

✪ ...... حضرت عباسؓ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میں آپ ﷺ سے پہلے پیدا ہوا ہوں۔

اصحاب بدر کا اجمالی تعارف

قسط نمبر:24 مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۲۲۱...... عمر بن الخطاب بن نفیل القرشی العدویؓ

حضرت عمرؓ کی کنیت ابوحفص ہے۔ آپ پہلے وہ شخص ہیں جو امیر المؤمنین کے لقب سے پکارے گئے۔ آپ شجاع اور بہادر لوگوں میں سے تھے۔ آپ کے زمانہ خلافت میں بہت ساری فتوحات ہوئیں۔ آپ کا عدل وانصاف ضرب المثل ہے۔ آپ جہالت کے زمانہ میں قریش کے شریف اور بہادر لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ آپ دو عمروں میں سے ایک تھے جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اللّٰھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب اور بعمرو بن ھشام''

آپ ہجرت سے پانچ سال پہلے مسلمان ہوئے۔ تمام غزوات میں شرکت فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے علی الاعلان خانہ کعبہ میں نماز حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کے بعد ادا کی۔ حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ اسلام اس وقت تک مخفی رہا جب تک حضرت عمرؓ نے اسلام قبول نہیں کیا۔ جس دن حضرت صدیق اکبرؓ فوت ہوئے اسی دن آپ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔ یہ ۱۳ھ ہجری میں ہوا۔ آپ کے دور خلافت میں شام اور عراق کی فتوحات مکمل ہوئیں۔ نیز القدس، مدائن اور ایران بھی آپ کے زمانے میں فتح ہوئے۔ آپ کے دور خلافت میں تاریخ ہجری وضع کی گئی۔ آپ نے سب سے پہلے محکمے قائم کئے۔ فوجیوں کے وظائف مقرر کئے۔ آپ نے گشت کا طریقہ شروع کیا۔ آپ سے کتب احادیث میں ۵۳۷ احادیث منقول ہیں۔

نیز رحمت عالم ﷺ نے فرمایا ''اتقوا غضب عمر فان اللہ یغضب بغضبہ'' عمر کے غصہ سے ڈرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کے غضب کی وجہ سے ناراض ہوتے ہیں۔ سرور دو عالم ﷺ نے آپ کا لقب فاروق رکھا۔ صبح کی نماز میں ایرانی نژاد غلام ابولولو مجوسی نے آپ پر حملہ کیا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ حملہ کے تین روز بعد تک زندہ رہے۔ پھر یکم محرم ۲۳ ہجری کو جام شہادت نوش فرمایا اور حضور ﷺ کے روضہ اطہر میں تدفین ہوئی۔ (طبقات ابن سعد ۳/۲۶۵)

۲۲۲...... عمرو بن ایاس الیمنی مولیٰ الخزرجؓ

حضرت عمرو بن ایاسؓ بدر واحد میں شریک ہوئے۔ ابن ہشام نے کہا کہ آپ ربیع بن ایاس اور ودفہ بن ایاس کے بھائی تھے۔ (ابن ہشام ۲/۳۵۱)

۲۲۳ ...... عمرو بن ثعلبہ بن وہب الخزرجیؓ

آپ نے بدر و احد میں شرکت فرمائی۔ آپ سے ایک روایت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے مقام سیالہ میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور اسلام قبول کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ روایت میں ہے کہ آپ کی عمر سو برس ہوئی تھی۔ پھر بھی سر کے اس حصہ کے بال جہاں رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک پھیرا تھا، سیاہ رہے۔ (طبقات ابن سعد ۳/۵۱۱)

۲۲۴ ...... عمرو بن الحارث بن زہیر القرشی الفہریؓ

آپ مکی زندگی میں بہت پہلے اسلام لے آئے تھے۔ کہا گیا ہے کہ آپ کا نام پہلے عامر تھا۔ کنیت ابونافع تھی۔ آپ نے حبش کی طرف دوسری ہجرت کی تھی۔ آپ بدر میں شہید ہوئے۔ (اسد الغابہ ۴/۲۲۳)

۲۲۵ ...... عمرو بن حنش بن عوف الاوسیؓ

آپ بدر میں شریک ہوئے۔ کہا گیا ہے کہ آپ کا نام مخرج بن حنش تھا۔ (ابن ہشام ۲/۳۴۵)

۲۲۶ ...... عمرو بن سراقہ القرشی العدویؓ

آپ عبداللہ بن سراقہ کے بھائی ہیں۔ غزوہ بدر و احد میں شریک ہوئے۔ تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت فرمائی۔ آپ کی وفات حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔ (الاصابہ ۲/۵۳۷)

۲۲۷ ...... عمرو بن ابی سرح القرشی الفہریؓ

حضرت عمرو بن ابی سرح کی کنیت ابوسعید تھی۔ آپ اور آپ کے بھائی وہب بن ابی سرح دونوں مہاجرین حبشہ میں سے تھے۔ آپ دونوں غزوہ بدر (صغریٰ و کبریٰ)، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت ۳۰ ہجری میں ہوئی۔ (طبقات ابن سعد ۳/۴۱۷)

۲۲۸ ...... عمرو بن طلق بن زید الخزرجیؓ

حضرت عمرو بن طلقؓ کو محمد بن اسحاق نے شہداء بدر میں ذکر کیا ہے۔ ابومعشر اور محمد بن عمر نے کہا کہ آپ بدر و احد میں شریک ہوئے۔ (ابن ہشام ۲/۳۵۶)

۲۲۹ ...... عمرو بن معاذ بن النعمان الاشہل الاوسیؓ

آپ سعد بن معاذؓ کے بھائی ہیں۔ آپ کا نسب آپ کے بھائی کے نام میں پہلے گزر چکا ہے۔ آپ اپنے بھائی کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ نے غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ حضرت

سعد بن معاذؓ ضرار بن خطاب کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے عمیر ابن ابی وقاصؓ کی آپ کے ساتھ مؤاخات فرمائی۔ (طبقات ابن سعد ۳/۴۳۶)

۲۳۰...... عمیر بن الحارث بن ثعلبہ الخزرجیؓ

آپ کی والدہ کا نام کبشہ بنت ناجی بن زید بن حرام تھا۔ حضرت عمیرؓ بیعت عقبہ، غزوہ بدر واحد میں شریک ہوئے۔ (اسد الغابہ ۴/۳۰۷) جاری ہے!

یہ تھے ہمارے اکابرین

چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ کی تیسری جلد کے مطالعہ کے دوران درج ذیل واقعہ کو بار بار مطالعہ کیا۔ آپ بھی اس کا مطالعہ کریں:

مولانا مسعود الحسن ؒ نے اپنے حویلی لکھا تشریف لانے کا واقعہ بیان فرمایا کہ مجھے دینی ادارے میں کام کرنے کے لئے جگہ کی تلاش تھی۔ میرے بھائی مولانا سید محمود شاہ بخاری ؒ شاہی مسجد دیپالپور میں تھے۔ بلقیسہ مسجد کچی تھی اور بن رہی تھی۔ میں شام کو آیا۔ رات مسجد میں قیام کیا۔ صبح نماز کے لئے اٹھا تو مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری ؒ وضو فرما رہے تھے۔ اچانک ایک دوسرے کو ملے تو تعجب ہوا۔ حضرت جالندھری ؒ نے فرمایا کہ قریب کے گاؤں میں جلسہ تھا۔ جلسہ کے بعد جو ٹرین پکڑنا تھی وہ دس منٹ پہلے چھوٹ گئی۔ تو رات گزارنے کے لئے یہاں آ گیا۔ ابھی نماز کے بعد بس سے سفر کرنا ہے۔ مولانا مسعود الحسن ؒ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ مجھے جگہ کی تلاش ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کا سنا تو چلا آیا۔ آج مسجد کی انتظامیہ سے ملوں گا۔ حضرت جالندھری ؒ نے فرمایا: شاہ صاحب! یہ بلقیسہ مسجد اپنے مسلک کے دوستوں کی پہلی مسجد ہے۔ کچی ہے ابھی تعمیر بھی مکمل نہیں ہوئی۔ قریب و جوار میں قادیانیوں کا زمیندارہ اور اثر رسوخ ہے۔ ممکن ہے مسجد کے حالات ایسے ہوں کہ آپ کو وہ معقول تنخواہ نہ دیں سکیں۔ لیکن تبلیغ کے نکتہ نظر سے محل وقوع اور ضروریات ایسی ہیں کہ آپ ہر طرف سے بے نیاز ہو کر اللہ کی رحمت کے بھروسے گھوڑے بیچ کر یہاں ڈیرہ لگا دیں۔ تنخواہ کی فکر نہ کریں جب تک کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ وہ میرا ذمہ ہے۔ ہر ماہ آپ کو منی آرڈر آ جائے گا۔ چنانچہ حضرت جالندھری ؒ کے حکم و مشورہ پر یہاں ایسا ڈیرہ لگایا کہ جنازہ بھی یہاں سے اٹھا۔ فرماتے تھے سالہا سال حضرت جالندھری ؒ تنخواہ بھجواتے رہے۔ جب مسجد کی تعمیر ہو گئی تو دوستوں نے میری تنخواہ مقرر کر دی۔ تو حضرت جالندھری ؒ کو خط لکھا کہ اب آپ رقم نہ بھجوایا کریں۔ یہ واقعہ سنا کر مولانا سید مسعود الحسن ؒ پر گریہ طاری ہو گیا کہ ہمارے اکابر اس طرح دور رس نگاہ رکھتے تھے۔ جہاں سے گزرتے دینی ضرورتوں اور مصلحتوں کو پورا کرتے جاتے۔ (مولانا محمد حسین ناصر)

آخرت کی کہانی ...... انسان کی زبانی

قسط نمبر:2

مولانا عبدالشکور دین پوری رحمہ اللہ

حکایت: ایک بیوہ عورت کا اکلوتا بیٹا فوت ہوگیا۔ بیچاری، مامتا کی ماری، دربدر پھرتی ہے کہ میرے بچے کا علاج کرو۔ اسے یقین نہ آیا کہ واقعی میرا بیٹا مرگیا ہے۔ لوگوں نے سمجھایا، بتایا، کفن اٹھا کر دکھایا کہ تیرا بچہ موت کی آغوش میں چلا گیا۔ پھر بھی اس غمزدہ ماں کو یقین نہ آیا۔ ایک ولی اللہ کے پاس گئی۔ پوچھا کہ میرا بچہ زندہ ہے یا مردہ۔ اگر مردہ ہے تو زندہ کردو۔ ولی اللہ نے کہا کہ مردہ کو زندہ کرنا رب العالمین کا کام ہے۔ پھر کچھ سوچ کر فرمایا کہ اچھا میں زندہ کردوں گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایسے گھر سے پانی کا گھڑا بھر کے لادے جہاں کوئی بھی شخص نہ مرا ہو۔ اس نے تمام شہر چھان مارا۔ کالونی اور محلوں میں پھری، جھونپڑی، خیمہ تک پھری۔ مگر سب نے جواب دیا کہ ہر گھر سے جنازہ اٹھا ہے۔ بلکہ زندہ کم ہیں۔ مرے زیادہ ہیں۔ وہ عورت واپس آئی۔ اسے یقین ہوگیا کہ لڑکا واقعی مرچکا ہے۔ یہ فقط میرے ساتھ نہیں ہوا۔ بلکہ اوروں کے ساتھ بھی یہی صدمہ ہوا ہے۔ پس صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

حکایت: ایک اہل اللہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو وصیت کی کہ میرے کفن پر یہ اشعار لکھ دیں۔ شاید میری نجات ہوجائے۔ یہ اشعار کفن پر لکھ دیئے گئے

یا رب تیری رحمت کا امیدوار آیا ہوں — منہ ڈھانپے کفن سے، شرمسار آیا ہوں
چلنے نہ دیا بار گناہوں نے مجھے پیدل — اس لئے کندھوں پر سوار آیا ہوں

کسی نے خواب میں دیکھا، پوچھا۔ حضرت کیا حال ہے؟ فرمایا فضل ذوالجلال ہے۔ ان اشعار کی وجہ سے رحمت رب غفار کو جوش آیا۔ معاف فرمایا۔ قبر باغ جنت ہوگئی۔ الحمدللہ!

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب قبرستان سے گزرتے تو یہ مقولہ دہراتے اور آنسو بہاتے، فرماتے:

۱...... ”یا اھل القبور اموالکم قسمت“ ﴿اے قبر والو تمہارا مال سب تقسیم ہوگیا۔﴾

۲...... ”ودیارکم سکنت“ ﴿تمہارے گھروں میں اور لوگ آباد ہوگئے۔﴾

۳...... ”ونساؤکم زوجت“ ﴿تمہاری بیویوں نے اور خاوند کرلئے۔﴾

۴...... ”واولادکم حرمت“ ﴿تمہاری اولاد تمہاری شفقت سے محروم ہوگئی۔﴾

مقولہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو کان میں اذان وتکبیر کہی جاتی ہے۔ یہ حقیقتاً موت کا اعلان ہے کہ فانی جہان ہے۔

۱...... ”اذان المرء فی الاذن حین یاتی“ ﴿آدمی کے کان میں جب اذان دی جاتی ہے۔﴾

۲...... ”اذان بین الحیاۃ والوفات“ ﴿حقیقتاً یہ اذان اعلان موت کا ہوتا ہے۔﴾

۳...... ”یشیر بان عمر المرء شئی“ ﴿اشارہ ہے اس بات کا کہ آدمی کی عمر کچھ نہیں۔﴾

۴...... ”کما بین الآذان والصلوٰۃ“ ﴿جتنا کہ فاصلہ ہے اذان اور نماز کا۔﴾

آتے ہوئے اذاں ہوئی، جاتے ہوئے نماز   اتنی قلیل مدت میں آئے، چلے گئے
قسمت ازیں جہاں ترا ایک کفن است   آں ہم بگماں است بری یا نہ بری
اے دل تو دریں جہاں چرا بے خبری   روز و شباں طالب سیم و زری
جائے گر یہ است ایں جہاں دروے مخند   چشم عبرت بکشا و لب بہ بند

حکایت: ایک شخص کی اکلوتی بیٹی کی شادی قریب تھی۔ تمام سامان جہیز مہیا کیا۔ عین شادی کے دن ملک الموت نے ڈیرا ڈالا اور بچی داغ مفارقت دے گئی۔ بارات آئی۔ مگر دلہن نہ تھی۔ حلوہ تیار کیا، مگر کھانے والی نہ تھی۔ جو مبارک باد دینے آئے تھے، شریک غم ہوئے۔ انہیں دور سے کہا گیا کہ آج شادی نہیں سوگ ہے۔ خوشی نہیں غمی ہے۔ جہیز پر نگاہ پڑی تو باپ بے اختیار کہہ اٹھا۔

نہ آیا یاد اے آرام جان اس نامرادی میں   کفن دینا تمہیں بھولے تھے ہم سامان شادی میں
کیا اس لئے تقدیر نے چنوائے تھے تنکے   کہ بن جائے نشیمن تو کوئی آگ لگا دے
پھول تو کچھ دن بہار جانفزا دکھلا گئے   حسرت تو ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

حکایت: حضرت باقی باللہ، ولی اللہ کامل، عالم باعمل، کامل واکمل بے بدل تھے۔ ان کا جنازہ رکھا ہوا تھا۔ ایک عقیدت مند دور سے آیا۔ چہرے سے کفن اٹھایا، زیارت کی۔ رو رو کر یہ فرما کر سب کو تڑپایا۔

سرو سیمنا بصحرا میروی سخت بے مہری کہ بے ما میروی   اے تماشا گاہ عالم روئے تو، تو کجا بہر تماشا میروی

جس کسی نے یہ اشعار سنے۔ اس سے ضبط نہ ہو سکا۔ مگر کون دم مارے، خدا کہتے ہیں اس کو۔

حکایت: ایک منصف کا جنازہ جا رہا تھا۔ پوچھا کون ہے؟ جواب ملا جج ہے جو لوگوں کے فیصلے کرتے تھے۔ آج ان کے خلاف فیصلہ ہو گیا۔ اٹل فیصلہ۔ نہ اپیل نہ دلیل سنی جائے گی۔

آج دنیا کی کچہری سے سدھارے منصف   ملک الموت کی ڈگری ہوئی ہارے منصف

اللہ، رسول ﷺ کی توہین کی دلخراش واردات

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

ایسا لگتا ہے کہ مسلمان اپنے دین، شریعت، مذہب، نبی، رسول، کتاب اور سنت، بلکہ امت مسلمہ کے خلاف دشمن کی شرارتوں اور خباثتوں کو بہت جلد بھول جاتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف ان کا دشمن ان کو اور ان کے دین و مذہب اور نبی و رسول کی دشمنی اور عداوت کو اپنے دل و دماغ سے نکالنے کے لئے قطعاً آمادہ اور تیار نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان تو ان کی شرارتوں، خباثتوں، گستاخیوں اور دریدہ دھنیوں کے خلاف وقتی احتجاج اور کچھ دن کی ہو، ہا، کے بعد خاموش ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ بدباطن اپنے خبث باطن کا اظہار کرنے سے باز نہیں آتے۔ بلکہ وہ مسلمانوں کے قلوب و اذہان کو چھلنی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان بھی ان ازلی بدبختوں کی شرارتوں اور گستاخیوں کے سدباب کے لئے کوئی دیرپا اور مستحکم حکمت عملی اپنائیں اور ان کی شرارتوں پر نگاہ رکھیں۔ تاکہ ان کی عداوت و عدوان کے سوتے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائیں۔

ملکی و بین الاقوامی حالات، مسلمانوں کی بے کسی، بے بسی، بزدلی، کمزوری اور اغیار کے لئے لقمہ تر، کی ان کی حیثیت سے اندازہ ہوتا ہے کہ خاکم بدہن اس وقت پاکستان میں عیسائیت ولادینیت کے تسلط کا قریب قریب وہی دور واپس آ گیا ہے جو آج سے تقریباً تین سو سال قبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے متحدہ ہندوستان پر پنجے گاڑنے کے وقت تھا۔ چنانچہ اس وقت ایک طرف اگر دنیا بھر میں مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے تو دوسری طرف عملی طور پر ہندوستان میں مسلمان، عیسائیت کے استبدادی پنجہ میں جکڑے ہوئے تھے۔ ہندوستان بھر میں عیسائی مشنریاں دندناتی پھرتی تھیں اور مسلمانوں کے دین وایمان پر حملے ہو رہے تھے اور مسلمانوں کے قلب و ذہن کو چھلنی کیا جا رہا تھا۔

کچھ یہی حال اس وقت بھی ہے کہ ایک طرف اگر دنیا بھر میں مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں تو دوسری طرف پاکستان میں عملی طور پر عیسائی پالیسی ہم پر مسلط ہے۔ کہیں ہم پر ڈرون حملے ہو رہے ہیں تو کہیں بلیک واٹر کے خطرات ہیں۔ کہیں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت ہے تو کہیں قانون توہین رسالت کے خاتمہ کی بات ہو رہی ہے۔ کہیں عیسائی مشنریاں سرراہ عیسائیت کی تبلیغ کر رہی ہیں تو کہیں عیسائی نمائندے راہ چلتے مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر عیسائی لٹریچر تھما رہے ہیں۔ لہٰذا اس وقت پوری امت مسلمہ کو

بیدار ہونے کی ضرورت ہے اور ایسے تمام گستاخوں اور ان کی سرپرستی کرنے والوں کے خلاف بھرپور اور منظم انداز میں آواز اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ہمارے ملک کے بڑوں کو بھی سوچنا چاہئے کہ انہوں نے امریکا بہادر کو جس طرح اپنے اوپر مسلط کررکھا ہے یا جس طرح انہوں نے اس کو سفارت خانہ اور اپنی ایجنسیوں کے لئے کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔ یہ سارا اسی کا کرشمہ ہے کہ ایک طرف روز بروز مسلمان ذہنی اور نفسیاتی طور پر مغلوب ہوتا جارہا ہے اور دوسری طرف گستاخ درندے، عیسائی مشنریاں اور گستاخانِ دین ومذہب غلبہ اور قوت پکڑتے جارہے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ دینی، مذہبی اور سیاسی جماعتوں اور ان کے ذمہ داران کا فرض ہے کہ جس طرح پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت ان کی ذمہ داریوں میں داخل ہے۔ اسی طرح اس کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت بھی ان کے فرائض میں شامل ہے۔ جس طرح خدانخواستہ اگر ملک کی جغرافیائی سرحدیں مخدوش ہونے پر ملک کی بقاء کو خطرات لاحق ہوجاتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح اس کی نظریاتی سرحدوں کے مخدوش ہونے پر بھی ملکی بقاء مخدوش ہوجائے گا۔ خدا کرے ہماری معروضات صدا بہ صحرا ثابت نہ ہوں۔

سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کے کیا اسباب ومحرکات ہیں؟ اور اس کے سدِباب کی کیا صورت ہونی چاہئے؟ اس سلسلہ میں نہایت غوروفکر کی ضرورت ہے۔ ہمارے خیال میں ایسا اس لئے ہورہا ہے کہ ہماری دینی، ملی غیرت سوگئی ہے۔ ورنہ ناممکن تھا کہ کوئی بدبخت ایسا کرتا اور مسلمان خاموش رہتے۔ اس لئے کہ جس قوم اور برادری یا ملک وملت کا اللہ، رسول، دین، مذہب اور شعائر اسلام سے جس قدر محبت وعقیدت کا مضبوط تعلق ہوگا۔ وہ اتنا ہی اس کے بارہ میں حساس ہوگی اور جو قوم وملت اس معاملہ میں جس قدر حساس ہوگی اتنا ہی اپنے دین، مذہب، شعائر اسلام اور اللہ ورسول کی عظمت وتقدس کی پاس دار ہوگی۔ جو قوم، برادری یا ملک وملت اس بارہ میں جس قدر بے حس یا کمزور ہوگی۔ اتنا ہی ان کے دین، مذہب، شعائر اسلام بلکہ ان کے خدا اور رسول کی توہین وتحقیر کی جرأت کی جائے گی۔ کیونکہ یہ دو اور دو چار کی طرح، واضح اصول اور کلیہ ہے کہ جس باپ کی اولاد اپنے باپ کی عزت وناموس کے بارہ میں جتنا حساس اور باغیرت ہوگی۔ اتنا ہی ان کے باپ کی توہین وتنقیص سے احتراز کیا جائے گا اور جس باپ کی اولاد جتنا کمزور، نکمی، بزدل اور نکھٹو ہوگی یا ان کو اپنے باپ کی عزت وناموس سے جس قدر بے اعتنائی ہوگی۔ اتنا ہی ان کے باپ کی توہین وتنقیص کی جائے گی۔

خیرالقرون اور بعد کے اسلامی ادوارِ حکومت میں جب تک مسلمانوں کا اپنے خدا، رسول، دین،

شریعت، مذہب، ملت اور شعائر اسلام سے گہرا تعلق تھا۔ کسی بڑے سے بڑے دین دشمن کو بھی ان کی مقدس ہستیوں کی توہین وتنقیص تو کجا ان کے بارہ میں تہذیب وادب کے معیار سے گری ہوئی بات کی جرأت بھی نہ ہوتی تھی۔ لیکن جب سے مسلمانوں میں دینی اور عملی انحطاط شروع ہوا اور ان کا اپنے دین ومذہب، اللہ، رسول اور شعائر اسلام سے محبت وعقیدت کا تعلق کمزور ہوا ہے۔ اس وقت سے اعدائے اسلام، آئے دن اپنی گز گز بھر کی زبانیں نکالے مسلمانوں کے دین ومذہب، قرآن وحدیث اور اللہ، رسول ﷺ کی توہین وتنقیص میں مصروف نظر آتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا ہے۔ ایسا اس لئے ہورہا ہے کہ دین دشمنوں کو یقین ہوگیا ہے کہ مسلمانوں کے بڑوں کی دینی، ملی غیرت کا جنازہ نکل چکا ہے۔ اب وہ اپنے ذاتی مفادات، روٹی، کپڑا، مکان، زر، زمین اور اقتدار وکرسی کے لئے تو لڑ سکتے ہیں۔ مگر دین ومذہب اور اللہ ورسول کے نام پر ان کے لئے کوئی وقت نہیں ہے۔ کیونکہ ان کو ان کی ضرورت نہیں رہی۔ لہٰذا وہ ان کی توہین وتنقیص اور گستاخی وبے ادبی کے خلاف کسی قسم کے ردعمل کو روشن خیالی کے خلاف تصور کرتے ہیں۔ بلکہ ایسے کسی ردعمل کو تنگ نظری کے مترادف سمجھتے ہیں۔

غالباً یہی وجہ ہے کہ دین دشمن آئے دن اللہ ورسول کی توہین وتنقیص کرتے ہیں۔ شعائر اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں۔ مسلمانوں کے دین ومذہب کو نشانہ بناتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کے بڑوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ بلکہ ایسے بدباطن گستاخوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔

چنانچہ اس قسم کے گھناؤنے واقعات کی نہ صرف بھرمار ہے۔ بلکہ آئے دن اس قسم کے واقعات اور سانحات رونما ہوتے ہیں اور ان کے مرتکب مجرم بلاخوف وخطر دندناتے پھرتے ہیں۔ مگر ہمارا ملکی قانون اور ہماری حکومت وعدلیہ ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی۔ اگر کچھ سر پھرے ایسے بدباطنوں کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں تو ان کو بھی تنگ نظری کا طعنہ دے کر خاموش کرادیا جاتا ہے۔ دیکھا جائے تو ایسی صورت حال ہی عوام کو راست اقدام کرنے اور قانون کو ہاتھ میں لینے پر مجبور کرتی ہے اور ایسے موذیوں اور بدباطنوں کو ٹھکانے لگانے کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ اگر حکومت وانتظامیہ ایسے بدباطنوں کو قانون کے شکنجے میں کس لے تو قتل وغارت گری اور دنگا وفساد کی نوبت ہی کیوں آئے؟۔

لہٰذا حکومت وانتظامیہ سے ہماری درخواست ہے کہ وہ ایسے مجرموں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے اور آئندہ کے لئے ایسے واقعات کا سدباب کرے۔ اگر خدانخواستہ حکومت وانتظامیہ نے اس معاملہ میں کسی قسم کی سردمہری یا روایتی سستی دکھائی اور مجرموں کو قرار واقعی سزا نہ دی اور ایسے واقعات کا سدباب نہ کیا تو یہی ہوگا کہ کوئی باغیرت مسلمان اٹھے گا اور ایسے تمام موذیوں سے اللہ کی زمین کو پاک کردے گا۔

تاریخ خلیفہ بن خیاط بن خلیفہ بن خیاط رحمۃ اللہ علیہ

قسط نمبر:13 ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

۱۱ھ کے واقعات

۱...... تاریخ وفات: اسی سال ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا اور بدھ کی شب آپ ﷺ کی تدفین عمل میں آئی۔

عمر شریف: اور آپ ﷺ کی عمر مبارک کے بارے میں مختلف اقوال ہیں:

☼...... خلیفہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوداؤد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں زہیر نے ابواسحاق سے نقل کیا۔ ابواسحاق کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عتبہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو اس وقت آپ کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی۔

☼...... عامر بن سعد کہتے ہیں کہ مجھے جریر نے بتایا کہ ہم حضرت معاویہؓ کے پاس موجود تھے تو انہوں نے یہ ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو اس وقت آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

☼...... ہمیں ابواحمد اور سلم بن قتیبہ دونوں نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یونس بن ابی اسحاق نے ابوالمظفر سے، اور اس نے شعبی سے اور اس نے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک بوقت وصال تریسٹھ برس تھی۔

☼...... ہمیں عبدالوہاب بن عبدالمجید نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

☼...... خلیفہ بن خیاط رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوعبیدہ نے حماد بن سلمہ سے، اور اس نے ابوجمرہ سے، اور اس نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک بوقت وصال تریسٹھ سال تھی۔

☼...... ہمیں ابوالعباس نے عبدالرزاق سے، اس نے ابن جریج سے، اور اس نے زہری سے، اور اس نے عروہ سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تریسٹھ برس کی عمر میں اٹھائے گئے۔

⚙...... ہمیں ابن ابی عدی نے داؤد سے، اور اس نے شعبی سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ آپ ﷺ کی تریسٹھ برس کی عمر میں وفات ہوئی۔

⚙...... اور ہمیں عبدالوہاب اور یزید بن زریع دونوں نے ہشام سے بیان کیا، اور اس نے عکرمہ سے نقل کیا، اور اس نے حضرت ابن عباسؓ سے، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کی تریسٹھ برس میں وفات ہوئی۔

⚙...... ہمیں یزید بن زریع نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یونس بن عبید نے عمار بن ابی عمار (جو بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام ہیں) سے نقل کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے آپ ﷺ کی عمر مبارک کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ کی عمر مبارک بوقت وصال پینسٹھ برس تھی۔

⚙...... ہمیں ابوعاصم نے اشعث اور حضرت حسنؓ کے حوالے سے بتایا کہ آپ ﷺ کا وصال تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا۔

⚙...... اور ہمیں عبدالوہاب نے ہشام اور حضرت حسنؓ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ آپ ﷺ کا انتقال پرملال ساٹھ سال کی عمر میں ہوا۔

⚙...... ہمیں یحییٰ بن محمد المدنی نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ساٹھ برس کی عمر میں وصال ہوا۔

⚙...... ہمیں اسماعیل بن سنان نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حماد بن سلمہ نے عمرو بن دینار سے، اور انہوں نے حضرت عروہ بن زبیرؓ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ آپ ﷺ نے ساٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

⚙...... ہمیں سہل بن بکار نے وہیب، یونس اور حسنؓ کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ساٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

⚙...... ہمیں معاذ بن ہشام نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے حضرت قتادہؓ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک باسٹھ برس کی عمر میں ہوا۔

حضرت فاطمہؓ کی وفات

۲...... اور اسی سال ہی آپ ﷺ کے وصال مبارک کے آٹھ یا چھ ماہ بعد اور عند البعض ستر یوم بعد آپ ﷺ کی لخت جگر، سیدہ حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کا انتقال پرملال ہوا۔

- ...... ہمیں ابو وہب سہمی ؒ نے کہا کہ ہمیں حاتم بن ابی صغیرہ ؒ نے عمرو بن دینارؒ سے نقل کیا کہ حضرت فاطمہؓ کا انتقال رسول اللہ ﷺ کے وصال مبارک کے آٹھ ماہ بعد ہوا۔
- ...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں ابو عاصم نے کہمس بن حسن اور ابن بریدہ کے حوالے سے بتایا کہ حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کے وصال کے بعد ستر یوم تک زندہ رہیں پھر انتقال فرمایا۔
- ...... اور مجھے محمد بن معاویہ نے سفیان اور عمرو بن دینار اور محمد بن علیؒ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت فاطمہؓ اپنے والد ماجد کے وصال مبارک کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہیں۔ پھر انتقال فرمایا۔
- ...... اور ابن شہاب ؒ نے کہا کہ تین ماہ زندہ رہیں پھر انتقال فرمایا۔

اور مجھے احمد بن علی ؒ نے بیان کیا کہ جریر اور یزید بن ابی زیاد حضرت عبداللہ بن حارث سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت فاطمہؓ کا انتقال پر ملال رسول اللہ ﷺ کے وصال مبارک کے آٹھ ماہ بعد ہوا۔

آپ ﷺ کے عمال کے نام

۱...... حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ: رسول اللہ ﷺ نے غزوات مختلفہ میں تشریف لے جاتے وقت انہیں تیرہ مرتبہ مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ آپ ﷺ کے تیرہ غزوات واسفار یہ ہیں۔ مثلاً: (۱) غزوۂ ابواء۔ (۲) غزوۂ بواط۔ (۳) غزوۂ ذی العشیرہ۔ (۴) جہینہ کی جانب کرز بن جابر کے تعاقب میں جاتے وقت۔ (۵) غزوۂ بدر میں جاتے وقت، پھر حضرت ابولبابہؓ کو واپس مدینہ منورہ بھیجا، اور انہیں قائم مقام ٹھہرایا۔ (۶) غزوۃ السویق میں جاتے وقت۔ (۷) غزوۂ غطفان میں جاتے وقت۔ (۸) غزوۂ احد میں جاتے وقت۔ (۹) غزوۂ حمراء الاسد میں جاتے وقت۔ (۱۰) غزوۂ بحران میں جاتے وقت۔ (۱۱) غزوۂ ذات الرقاع میں جاتے وقت۔ (۱۲) حجۃ الوداع کے سفر میں۔ وغیرہ!

۲...... حضرت ابورہم کلثوم بن حصین الغفاریؓ: رسول اللہ ﷺ نے انہیں ''فتح مکہ، غزوۂ حنین اور غزوۂ طائف'' میں تشریف لے جاتے وقت مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا۔

۳...... حضرت محمد بن مسلمہؓ: آپ ﷺ نے ان کو ''غزوۂ قرقرۃ الکدر'' میں تشریف لے جاتے وقت مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام بنایا۔

۴...... حضرت نمیلہ بن عبداللہ اللیثیؓ: آپ ﷺ نے انہیں ''غزوۂ بنی المصطلق'' میں جاتے وقت اپنا نائب بنایا۔

✿...... ہمیں ابو وہب سہمی ؒ نے کہا کہ ہمیں حاتم بن ابی صغیرہ ؒ نے عمرو بن دینارؒ سے نقل کیا کہ حضرت فاطمہؓ کا انتقال رسول اللہ ﷺ کے وصال مبارک کے آٹھ ماہ بعد ہوا۔

✿...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں ابو عاصم نے کھمس بن حسن اور ابن بریدہ کے حوالے سے بتایا کہ حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کے وصال کے بعد ستر یوم تک زندہ رہیں پھر انتقال فرمایا۔

✿...... اور مجھے محمد بن معاویہ نے سفیان اور عمرو بن دینار اور محمد بن علیؒ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت فاطمہؓ اپنے والد ماجد کے وصال مبارک کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہیں۔ پھر انتقال فرمایا۔

✿...... اور ابن شہاب ؒ نے کہا کہ تین ماہ زندہ رہیں پھر انتقال فرمایا۔

اور مجھے احمد بن علی ؒ نے بیان کیا کہ جریر اور یزید بن ابی زیاد حضرت عبداللہ بن حارث سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت فاطمہؓ کا انتقال پر ملال رسول اللہ ﷺ کے وصال مبارک کے آٹھ ماہ بعد ہوا۔

آپ ﷺ کے عمال کے نام

۱...... حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ: رسول اللہ ﷺ نے غزوات مختلفہ میں تشریف لے جاتے وقت انہیں تیرہ مرتبہ مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ آپ ﷺ کے تیرہ غزوات واسفار یہ ہیں۔ مثلاً: (۱) غزوۂ ابواء۔ (۲) غزوۂ بواط۔ (۳) غزوۂ ذی العشیرہ۔ (۴) جہینہ کی جانب کرز بن جابر کے تعاقب میں جاتے وقت۔ (۵) غزوۂ بدر میں جاتے وقت، پھر حضرت ابولبابہؓ کو واپس مدینہ منورہ بھیجا، اور انہیں قائم مقام ٹھہرایا۔ (۶) غزوۃ السویق میں جاتے وقت۔ (۷) غزوۂ غطفان میں جاتے وقت۔ (۸) غزوۂ احد میں جاتے وقت۔ (۹) غزوۂ حمراء الاسد میں جاتے وقت۔ (۱۰) غزوۂ بحران میں جاتے وقت۔ (۱۱) غزوۂ ذات الرقاع میں جاتے وقت۔ (۱۲) حجۃ الوداع کے سفر میں۔ وغیرہ!

۲...... حضرت ابورہم کلثوم بن حصین الغفاریؓ: رسول اللہ ﷺ نے انہیں ''فتح مکہ، غزوۂ حنین اور غزوۂ طائف'' میں تشریف لے جاتے وقت مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا۔

۳...... حضرت محمد بن مسلمہؓ: آپ ﷺ نے ان کو ''غزوۂ قرقرۃ الکدر'' میں تشریف لے جاتے وقت مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام بنایا۔

۴...... حضرت نمیلہ بن عبداللہ اللیثیؓ: آپ ﷺ نے انہیں ''غزوۂ بنی المصطلق'' میں جاتے وقت اپنا نائب بنایا۔

صدقات وصول فرماتے رہے اور حجۃ الوداع کے موقع پر سب جمع شدہ صدقات و دیگر قسم کے اموال آپ ﷺ کی خدمت میں لا حاضر کر دیئے۔

۲۲...... اور جرش وغیرہ کے حاکم حضرت سعید بن قشب ازدیؓ بنائے گئے۔

۲۳...... اور بحرین کے عامل حضرت علاء بن حضرمیؓ ٹھہرے۔

۲۴...... پھر آپ ﷺ نے حضرت علاء بن حضرمیؓ کو معزول کر کے حضرت ابان بن سعیدؓ کو وہاں کا عامل مقرر فرمایا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے وصال مبارک تک بحرین کے عامل حضرت ابانؓ ہی رہے۔

۲۵...... اور عمان کا عامل حضرت عمرو بن عاصؓ کو بنایا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے وصال تک حضرت عمرو بن عاصؓ ہی عامل رہے۔ بعض ارباب سیر کہتے ہیں کہ عمان کے عامل حضرت ابوزید انصاریؓ تھے۔

۲۶...... اور بنو عامر بن لوی کے فرد حضرت سلیط بن سلیطؓ کو اہل یمامہ کا عامل مقرر فرمایا۔ چنانچہ اہل یمامہ نے اسلام قبول کر لیا تو آپ ﷺ کے حکم سے حضرت سلیطؓ نے ان سے وصول کردہ مال سب کا سب یمامہ کے مسلمانوں کے پاس رہنے دیا۔ (یعنی ان مسلمانوں میں تقسیم کر دیا) وہ جمع کردہ مال مدینہ منورہ نہیں پہنچایا۔ (یہ ہے مذہب اسلام کی خوبی اور لائق تحسین خصوصیت)

سوشل میڈیا گستاخی کیس کی تحقیقاتی ٹیم میں قادیانی افسر کی شمولیت کا انکشاف

سوشل میڈیا میں کائنات کی مقدس ترین شخصیات کی بدترین گستاخی کے خلاف کیس میں اسلام آباد ہائی کورٹ کے بار بار احکامات کے باوجود تحقیقاتی ٹیم میں قادیانی افسر کو شامل کئے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔ تحقیقاتی عمل میں ایک سینئر قادیانی افسر کے شریک ہونے کی وجہ سے ایف آئی اے، سوشل میڈیا پر کائنات کی مقدس ترین شخصیات کی گستاخی میں ملوث ملزمان کی نشاندہی کرنے میں ناکام رہی۔ وفاقی سیکرٹری داخلہ نے عدالت کو یقین دہانی کروائی تھی کہ عدالتی حکم کی تعمیل ہوگی اور کوئی بھی ایسا شخص تحقیقاتی ٹیم کا حصہ نہیں بنے گا جو آئین پاکستان کی رو سے غیر مسلم ہو۔ لیکن باوثوق ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ وفاقی حکومت نے اسلام آباد ہائی کورٹ کے احکامات کی دھجیاں اڑاتے ہوئے ایف آئی اے کی تحقیقاتی ٹیم میں ایک ایسے اعلیٰ افسر کو بھی شامل کیا جو قادیانی ہے۔ جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے ۱۷؍مارچ کو کیس کی سماعت کرتے ہوئے ایف آئی اے کی تحقیقات پر مکمل طور پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے شدید برہمی کا بھی اظہار کیا تھا۔

(روزنامہ نوائے وقت ملتان ۲۰؍مارچ ۲۰۱۷ء)

دو محاورے اور ان کا پس منظر

مولانا منیر احمد ریحان

اندھیر نگری چوپٹ راج

حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ شورکوٹ و پیر محل کے سفر پر تھے۔ دوران سفر کسی نے حضرت لدھیانوی ؒ کو بتایا کہ فلاں مولوی صاحب کو پولیس پکڑ کر لے گئی تھی۔ ایک دن بعد تحقیق ہوئی تو پتہ چلا کہ پولیس کو کوئی اور شخص مطلوب تھا۔ وہ اس مولوی صاحب کے ہم نام تھے جس کی وجہ سے انہیں گرفتار کرلیا گیا۔ ایک دن بعد حقیقت واضح ہونے پر رہائی عمل میں آئی۔ حضرت لدھیانوی ؒ نے مسکرا کر فرمایا: ’’اسے کہتے ہیں اندھیر نگری چوپٹ راج۔‘‘

حضرت حکیم العصر ؒ نے مخبر کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ ’’اندھیر نگری چوپٹ راج‘‘ کا مطلب جانتے ہو؟ عرض کیا گیا کہ: ’’نہیں‘‘ حضرت نے فرمایا یہ ایک محاورہ ہے اور اسی طرح کے مواقع پر استعمال ہوتا ہے کہ جرم کوئی کرے اور سزا کوئی بھگتے۔

فرمایا اس کا پس منظر یہ ہے کہ ایک گرو اور اس کا چیلا گھومتے پھرتے کسی ملک سے گزرے۔ وہاں یہ قانون تھا کہ جو آدمی کسی دکان سے کوئی چیز اٹھا کر کھالے۔ اس کو کوئی روک نہیں سکتا تھا۔ تو چیلے نے جب یہ دیکھا کہ یہاں کھانے پینے کے بڑے مزے ہیں تو وہ گرو سے کہنے لگا کہ بس ہم یہیں مستقل ٹھہرتے ہیں۔ گرو نے سمجھایا۔ لیکن وہ مصر رہا۔ مجبوراً ٹھہر گئے۔ چند دن گزرے کہ اسی شہر میں ایک چور نے رات کو ایک مکان میں نقب لگائی۔ دیوار کمزور تھی۔ اس کے اوپر آ گری اور چور نیچے دب کے مرگیا۔ اس کے وارثوں نے بادشاہ کے دربار میں فریاد کی صاحب مکان کے خلاف۔ مکان والے کو باشاہ نے طلب کرلیا کہ تیری دیوار کمزور ہونے کی وجہ سے اس کے اوپر گری اور وہ مرگیا۔ لہٰذا اس کا تاوان تجھ پر ہے۔ مکان والا بولا: حضور! دیوار مستری نے بنائی تھی۔ میرا کیا قصور؟۔ مستری کو بلالیا گیا۔ جب مستری کو جرم بتا کر سزا سنائی گئی تو وہ کہنے لگا کہ: حضور! مزدور نے گارا پتلا بنایا تھا۔ دیوار کمزور رہ گئی۔ اس میں میرا کیا قصور؟۔

مزدور کو طلب کرلیا گیا۔ وہ کہنے لگا کہ مشک والے نے پانی زیادہ ڈال دیا تھا۔ جس کی وجہ سے گارا پتلا بنا۔ اس میں میرا کیا قصور؟۔ مشک والے کو بلایا گیا اور سزا سنائی گئی۔ وہ بولا میں پانی تھوڑا تھوڑا ڈال رہا تھا کہ شاہی ہاتھی مست ہوکر سامنے سے بھاگا آ رہا تھا۔ میں ڈرا اور ہاتھ چھوٹ گیا تو پانی زیادہ گرگیا۔ میرا کیا

قصور؟۔ شاہی ہاتھی بان کو بلایا گیا۔ وہ بولا حضور! جب ہاتھی گزر رہا تھا تو ایک عورت چھنکار والے پازیب پہن کر گزری۔ جس کی وجہ سے ہاتھی مست ہوگیا۔ اس میں میرا کیا قصور؟۔ عورت کو بلایا گیا۔ وہ بولی کہ پازیب میں آواز والے گھنگرو میرے کہے بغیر سنار نے لگا دیئے تھے۔ اس میں میرا کیا قصور؟۔ سنار کو بلایا گیا۔ جرم بتلا کر سزا سنائی گئی۔ وہ بیچارہ صوفی تھا کوئی جواب نہ دے سکا۔

حکم ہوا کہ اس کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ سپاہیوں نے پکڑا۔ پھانسی پر لٹکانے لگے تو سنار بیچارہ اتنا کمزور تھا کہ پھانسی کا پھندا اس کی گردن میں فٹ نہ آسکا۔ سپاہیوں نے اس نئی مشکل سے بادشاہ کو آگاہ کیا تو نیا شاہی حکم جاری ہوا کہ تلاش کرو جس کی گردن پھانسی کے پھندے کے لئے فٹ ہو۔ اس پر سزا جاری کر دی جائے۔ قریب ہی گرو اور اس کا چیلا موجود تھے۔ چیلا بہت موٹا تازہ۔ کھا کھا کر پلا ہوا سب سے موزوں نظر آیا۔ گھیر لیا گیا۔ اب وہ روئے اور گرو کی طرف دیکھے۔ چند لمحوں میں دونوں نے منصوبہ بنایا اور عمل درآمد شروع کر دیا۔ گرو آگے بڑھا اور کہنے لگا کہ پھانسی پر میں چڑھوں گا۔ چیلا کہنے لگا کہ نہیں میں چڑھوں گا۔ سپاہیوں نے دونوں کو بادشاہ کے حضور پیش کیا۔ بادشاہ نے حیران ہو کر گرو سے پوچھا کہ تو کیوں پھانسی پر جھولنا چاہتا ہے اور وہ کیوں؟۔

گرو کہنے لگا کہ: حضور! اصل بات یہ ہے کہ یہ گھڑی ایسی مبارک ہے کہ جو بھی اس میں پھانسی پر چڑھے گا۔ وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ بادشاہ بولا اچھا! اگر یہ بات ہے پھر یہ سعادت میں خود کیوں نہ حاصل کرلوں۔ اٹھا اور دونوں کو ہٹا کر خود پھانسی پر لٹک گیا۔ اسے کہتے ہیں: ’’اندھیر نگری، چوپٹ راج‘‘

لکھے موسا پڑھے خود آ

مذکورہ محاورہ کا مطلب حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ سے پوچھا گیا تو حضرت نے فرمایا: یہ محاورہ ایسے موقع پر بولا جاتا ہے جب آدمی کوئی تحریر لکھتے وقت بہت باریک یا خراب لکھے یا لکھائی اتنی بے کار ہو کہ کسی سے پڑھی نہ جائے تو اس وقت یہ محاورہ استعمال کیا جاتا ہے کہ اس کی تحریر کو کوئی دوسرا پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن موسا اور خود آ کے لفظوں کا مطلب عام طور پر لوگ موسیٰ اور خدا سمجھتے ہیں۔ موسیٰ سے مراد موسیٰ علیہ السلام جو نبی ہیں اور خدا سے مراد اللہ تعالیٰ لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ لفظ موسیٰ دو لفظوں سے مل کر بنا ہے۔ پہلا ہے ’’مو‘‘ یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا معنی ہے ’’بال‘‘ اور دوسرا ہے ’’سا‘‘ جس کا معنی ہے ’’جیسا‘‘ تو مطلب یہ ہوا کہ بال جیسا یعنی باریک۔ خدا کا لفظ اصل میں ہے خود آ۔ ان دونوں لفظوں کو بگاڑ کر لوگ موسیٰ اور خدا لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ لہٰذا صحیح معنی اس محاورہ کا یہ ہوا کہ لکھے موسا یعنی بال کی طرح اور پڑھے خود آ۔ یعنی جو آدمی بال کی طرح باریک لکھتا ہے پھر وہ خود ہی آ کر اس کو پڑھ سکتا ہے کوئی اور نہیں پڑھ سکتا۔ (ملفوظات حکیم العصرؒ)

کیپٹن محمد صفدر کی قومی اسمبلی میں ناموس رسالت پر تقریر

ریٹائرڈ کیپٹن محمد صفدر خان

سوشل میڈیا پر توہین رسالت پر مبنی گستاخانہ مواد اپ لوڈ کرنے پر مارچ ۲۰۱۷ءکو قومی اسمبلی میں ریٹائرڈ کیپٹن محمد صفدر خان نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس پر نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔اس موقع پر انہوں نے جو تقریر کی۔ذیل میں ملاحظہ کیجئے:

جناب ڈپٹی سپیکر! سر میں چھٹی پر تھا اور بڑا اہم واقعہ اس ملک میں رونما ہوا۔پچھلے ادوار میں بیرون ملک ہمارے آقا ﷺ کے گستاخانہ خاکے بنے۔اس میں پورے ہاؤس کے ہر ایک لیڈر نے اپنے تاثرات، اپنے جذبات، اپنے عشق، اپنے عشق کی منزل کو بیان کیا۔

مگر جناب ڈپٹی سپیکر! ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہمارے سامنے ہے کہ سوشل میڈیا پر ہمارے نبی ﷺ کے متعلق گستاخانہ ریمارکس دیئے جاتے ہیں۔ایک مکمل کمپین شروع ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر! یہ علامہ اقبال ؒ کا دوقومی نظریہ عشق مصطفی ﷺ کے اردگرد گھوم رہا ہے۔یہ نبی ﷺ کا عشق ہے جس کے صلے میں یہ پاکستان ہے۔یہ نبی ﷺ کا عشق ہے کہ ہم اس پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔میں نے دیکھا کہ کسی بھی طرف سے کوئی بیان نہیں آرہا۔میں سلام پیش کرنا چاہتا ہوں جسٹس شوکت عزیز صدیقی صاحب کو۔ان کے ریمارکس میں نے پڑھے ہیں۔انہوں نے کہا کہ دنیا کی کوئی عزت، عزت نہیں ہے اگر اس کا تعلق عشق مصطفی ﷺ سے نہ ہو۔(ممبران اسمبلی کی داد، ڈیسک بجا کر)

اگر اس طرح کے جج صاحبان ہماری عدالتوں میں بیٹھے ہوں تو ہماری اس ریاست کو نہ اندرونی طور پر کوئی خطرہ ہے، نہ بیرونی طور پر۔(ممبران اسمبلی کی داد)

میں صرف آج ہماری منسٹر صاحبہ یہاں تشریف فرما تھیں۔ان کی موجودگی میں، میں یہ چاہتا ہوں کہ پی ٹی اے والے، جناب چیئرمین جو ہمارا پی ٹی اے کا ہے۔وہ بات کرے کہ کیا سوشل میڈیا پر کوئی پابندی لگائی؟ یا عدالتوں کی طرف سے کوئی آرڈر آئے گا، تو تب کریں گے۔ہم اس ہاؤس میں اس لئے بیٹھے ہیں کہ ہم سب سے پہلے اپنے دین، نظریہ، ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جانیں قربان کریں۔(ممبران اسمبلی کی داد)

وہ مائیں زندہ ہیں جو ایسے بچے پیدا کرتی ہیں جو اپنے آقا ﷺ کی شان بڑھانے کے لئے تختہ دار چومتے ہیں۔ان میں بانجھ پن نہیں آیا۔وہ (بچے) پیدا کررہی ہیں۔کیوں مجبور کیا جارہا ہے عالم اسلام کے

مسلمانوں کو کہ وہ باہر آ ئیں۔ کیا کوئی قانون ہے؟ یہ سائبر کرائم بل ہم نے بنایا تھا۔ اس لئے بنایا تھا؟۔ اس کو میں امپلیمنٹ ہوتا نہیں دیکھ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر! میں اس جج کو سلام اس لئے پیش کر رہا ہوں کہ اس کو یہ خبر ہو کہ اس نے جو اپنی نوکری یہ سب چیزیں قربان کیں کس لئے کیں؟۔ یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ اس کے ۱۹۷۳ء کے آئین میں لکھا گیا کہ کوئی قانون اسلام کے متضاد نہیں ہوگا۔ جو قانون بنے گا۔ وہ اس ملک کی سلامتی کے لئے ہوگا۔ اگر آج ہم ایٹمی پاکستان ہیں، آج ہم کاشغر سے گوادر جا رہے ہیں، آج بڑے بڑے ڈیمز بنائے جا رہے ہیں، آج جتنی ترقی بھی ہو رہی ہے، اس کا محور صرف اور صرف ایک چیز ہے:''لا الہ الااللہ محمد رســـول اللہ ''(سامعین کی داد) آج ہم نظام مصطفیٰ کی بات کرتے ہیں۔ سود سے نجات کی بات کرتے ہیں۔ ہمارے سوشل میڈیا کے اوپر وہ کون لعنتی لوگ ہیں۔ جن کی دنیا وآخرت ذلت میں گزرے گی۔ وہ آقا ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ اس لئے تو کسی نے کہا تھا:

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
تیرے در سے جو یار پھرتے ہیں وہ دربدر خوار پھرت ہیں
اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

آپ ﷺ کی شان میں گستاخی ہو اور سلامی جمہوریہ پاکستان کا پارلیمنٹ خاموش ہو۔ میں آج آپ کی غیرت ایمانی کو جھنجوڑنے آیا ہوں۔ میں چھٹی پر تھا۔ میں سفر کر کے پہنچا کہ آؤ! ایک میسج ان کو دیں جس طرح گولڑہ کے پیر مہر علی شاہ گولڑی ؒ کو کہا گیا تھا کہ واپس جاؤ۔ ختم نبوت کے تحفظ کا وقت آ گیا ہے۔

اٹھو! ایک ایک لاکھ ووٹ لینے والو اٹھو! آج آقا ﷺ کی شان آپ سے ڈیمانڈ کر رہی ہے۔

آج بھی امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ کے کہے ہوئے وہ الفاظ گونج رہے ہیں کہ:''میں دیکھ رہا ہوں وہاں سامنے مجھے نبی ﷺ کی بیٹی آواز دی رہی ہے۔ کوئی ہے جو میرے بابا ﷺ کی عظمت پر کٹ مرے۔ پھر ایک ترکھانوں کا بیٹا اٹھا تھا۔ وہ کٹا تھا۔''

جناب اسپیکر! ہمیں کٹنے پر کیوں مجبور کیا جا رہا ہے۔ اس ملک میں قانون ہے۔ اس کی سزا کیوں نہیں دی جا رہی ہے۔ ہماری منسٹری کہاں سوگئی ہے۔ پی ٹی اے کا چیئرمین اس پر ایکشن کیوں نہیں لیتا۔ کیوں نہیں سوشل میڈیا کو بند کرتے۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس ملک کے اندر ایک ہنگامہ آرائی شروع ہو۔ اس ملک کے اندر اور مساجد کے باہر جلوس نکلیں۔ اس ملک کے اندر لوگ ایک دوسرے کا گریبان پکڑیں۔ تو پھر ہمارے یہاں بیٹھنے کا کیا فائدہ؟۔ جناب اسپیکر! اس پر آج بات واضح کریں۔ ورنہ یہ ملک انارگی کی طرف جا رہا ہے۔

(ضبط وترتیب: مولانا توصیف احمد)

مجاہد ختم نبوت ...... مولانا محمد علی صدیقیؒ

مولانا توصیف احمد

مولانا محمد علی صدیقیؒ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور خانقاہ سراجیہ سے جنون کی حد تک پیار تھا۔ مجلس وخانقاہ کی محبت ان کے قلب وجگر میں پیوست تھی۔ تحفظ ختم نبوت اور تصوف سے گہری عقیدت تھی۔ صبح وشام، دن رات، تردید قادیانیت آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ مجلس کی پالیسی پر سوفیصد کاربند رہے۔ ہر اسٹیج پر جماعتی موقف کو ڈنکے کی چوٹ پر بیان کیا۔ تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھا۔ اتحاد امت کے لئے کسی طعن وتشنیع کی پرواہ نہ کی۔ مولانا مرحوم کے ساتھ بھی علماء وعوام الناس کا محبت بھرا تعلق تھا۔ حضرت مولانا عبدالغفور قاسمیؒ مولانا مرحوم اور عالمی مجلس سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ حضرت قاسمیؒ دوران بیان مولانا محمد علی صدیقیؒ کو دیکھ کر ختم نبوت پر بیان شروع فرمادیتے۔ دوران بیان حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، حضرت مولانا اللہ وسایا کی خیریت دریافت فرماتے۔ کبھی استفسار فرماتے کہ آپ کا بیان ہوا؟۔ اگر صدیقی صاحبؒ کا بیان نہ ہوا ہوتا تو اپنی موجودگی میں بیان کرواتے۔

مولانا محمد علی صدیقیؒ کی طبیعت میں سادگی تھی۔ فقیرانہ وقلندرانہ مزاج تھا۔ دفتر حیدرآباد جب بھی سفر سے تھکے ماندے تشریف لاتے تو سرف منگوا کر از خود ٹوپی، رومال دھوتے۔ خشک ہونے کے بعد سر پر رکھ کر رومال سے مخصوص انداز میں عمامہ باندھتے اور جوش وجذبہ کے ساتھ ناموس رسالت کے مشن پر روانہ ہوجاتے۔ ایسا بھی بارہا ہوا کہ ایک ہی سوٹ زیب تن ہوتا۔ اسے دھوکر دوبارہ پہن لیتے۔ طبیعت میں کوئی ناز ونخرہ نہیں تھا۔ جہاں بٹھایا بیٹھ گئے۔ جو کھلایا خوشی خوشی کھالیا۔ جیسے کہا دل رکھنے کے لئے ویسے ہی مان لیا۔ رمضان میں رات کو ہی دو روٹیاں لے کر رومال میں باندھ لیتے اور پھلوں کے بادشاہ آم کے ساتھ سحری کرتے۔ میرپورخاص کی کوئی گلی ایسی نہ ہوگی جس پر مولانا مرحوم پیدل نہ چلے ہوں۔ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ضلع میرپورخاص میں سب سے زیادہ پیدل چلنے کا اعزاز مولانا مرحوم کو حاصل تھا۔ عاجزی اتنی کہ ایک صاحب ناراض ہوئے تو انہیں منانے کے لئے اپنا رومال پیش کرتے ہوئے کہا کہ صاحب لیجئے! یہ میرا رومال اور میرے گردن میں ڈال کر مجھے دبوچ لیں۔ ہمدردی اور خیرخواہی کا جذبہ آپ میں کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ہر ساتھی کی خوشی وغمی میں برابر کے شریک رہتے۔ مریض کی عیادت کرنا اور تسلی دینا تو آپ کی فطرت میں شامل تھا۔ عرصہ ۲۰ رسال سے آپ نے سندھ میں قادیانیت کا تعاقب کیا۔ ان کے سامنے دیوار برلن بنے رہے۔ خصوصاً گولارچی، میرپورخاص، ٹنڈوجان محمد، کنری، ٹالہی

کے قادیانیوں کو نکیل ڈالنا آپ کے نمایاں کارنامے تھے۔ سنجر چانگ تحصیل چمبڑ ضلع ٹنڈو الہ یار کے علاقہ میں واقع ہے۔ جہاں قادیانیوں کی اکثریت آباد ہے۔ بشیر آباد، غفور آباد کے نام سے اسٹیٹ قائم ہیں۔ یہاں قادیانی کھلم کھلا تبلیغ کرتے تھے۔

۲۰۰۷ء کے لگ بھگ قادیانیوں نے تین روزہ اجتماع منعقد کیا۔ اس میں مسلمانوں کو بھی دعوت دی اور سیٹلائٹ ٹی وی کے ذریعے موجودہ قادیانی سربراہ مرزا مسرور کی ہفوات سنائیں۔ مولانا محمد علی صدیقی ؒ اس اجتماع سے آگاہ ہوئے تو ان میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ مولانا محمد علی صدیقی ؒ نے ٹنڈو الہ یار، ٹنڈو غلام علی ودیگر کئی شہروں کے علماء پر مشتمل ٹیم بنا کر سنجر چانگ کا دورہ کیا اور سڑک کے دونوں اطراف جماعت کی شکل میں گشت کیا۔ علاقائی عوام کو عقیدہ ختم نبوت وفتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا۔ ظہر کے بعد جامع مسجد میں علماء کرام وعوام الناس کو مدعو کیا۔ بیانات ہوئے۔ انتظامیہ میں کھلبلی مچ گئی۔ عاشقان مصطفیٰ نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کے سہ روزہ اجتماع کو بند کیا جائے۔ اللہ رب العزت کے کرم پر قربان جایئے کہ پہلے ہی دن ان کا پروگرام بند کروادیا گیا۔ اب سنجر چانگ میں قادیانیوں کا اجتماع نہیں ہوتا۔ اس سے پہلے سنجر چانگ میں مسلمانوں کا کوئی دینی مرکز نہ تھا۔ دینی تعلیم کا نظم بھی سرے سے مفقود تھا۔ قادیانیوں کے پاس مسلمان بچے تعلیم حاصل کرتے۔ ان حالات میں وہاں کے مسلمانوں اور بچوں کے ایمان کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے وہاں پلاٹ خریدنے کی کوشش شروع ہوئی۔ مسلسل تین سالہ جدوجہد کے بعد ۲۰۱۰ء میں ۳۰۰۰ مربع فٹ کا ایک پلاٹ ۱۲ر لاکھ روپے میں خریدا گیا۔ جہاں مدرسہ عربیہ خاتم النّبیین کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ سنگ بنیاد کی تقریب میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان ؒ، مولانا سعید احمد جلال پوری ؒ، مولانا حکیم محمد مظہر، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا قاضی احسان احمد ودیگر کئی علماء کرام شریک ہوئے۔

۲۰۱۱ء میں ابتدائی تعلیم کا آغاز ہوا۔ تقریباً ۲۰ر طلباء داخل ہوئے۔ اس وقت بحمدہٖ تعالیٰ ۹۰ر طلباء رہائشی، ۴ر اساتذہ کرام اور دیگر عملہ مصروف عمل ہیں۔ مدرسہ میں علاقہ کے عوام الناس کے لئے ختم نبوت تربیتی نشست کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس وقت تک الحمدللہ! بڑی تعداد میں طلبا نے حفظ مکمل کیا ہے اور ۴ر خاندانوں کے ۲۸ر افراد قادیانیت ترک کرکے مسلمان ہوچکے ہیں۔ جن میں سنجر چانگ کے دو خاندان، غفور آباد اسٹیٹ اور نیو دمبالو کا ایک ایک خاندان شامل ہے۔ پہلے مسلمان قادیانیوں کے چنگل میں پھنسے ہوئے اور ظلم کی تصویر بنے ہوئے تھے۔ اب مدرسہ کی برکت سے مقامی مسلمانوں کو جینے کا حوصلہ ملا ہے۔ قادیانیت منہ چھپائے پھر رہی ہے۔ مدرسہ میں نئے داخلہ کے لئے طلباء، کانفرنس میں شرکاء، تربیتی نشست میں علاقائی افراد کی تعداد دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہے۔ سنجر چانگ میں یہ دینی خدمت مولانا محمد علی صدیقی ؒ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ رب کریم مولانا محمد علی صدیقی ؒ کی خدمات عالیہ کو قبول فرمائے۔ آمین!

حضرت مولانا محمد علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد حسین ناصر

میں (راقم) نے اور مولانا محمد علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۰۰۴ء میں حج کا سفر حضرت ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری اور حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کیا۔ حج کا سفر ویسے تو سارا ہی یادگار تھا۔ لیکن ایک واقعہ اب بھی اچھی طرح یاد ہے۔ وہ یہ کہ ۸/ذوالحجہ کو ہم مکہ مکرمہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہوئے تو مولانا محمد علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی حسین احمد مدرس خانقاہ سراجیہ اور راقم ہم تینوں حضرت ناظم اعلیٰ کی سرپرستی میں مکہ مکرمہ سے منیٰ جارہے تھے۔ مولانا محمد علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ راستہ میں پانی پینے کے لئے رکے تو ہم سے بچھڑ گئے۔ اب حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہ نے منیٰ کی طرف جاتے ہوئے مڑ کر مولانا مرحوم کو ادھر ادھر دیکھا۔ لیکن کیسے ملتے؟ سب ایک ہی لباس یعنی احرام کی دو چادروں میں ملبوس اور سمت بھی سب کی ایک ہی جانب۔ یہ سفر منیٰ تک اسی پریشانی میں گزرا کہ پتہ نہیں مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ ہم سے پیچھے رہ گئے یا آگے نکل گئے۔ حضرت ناظم اعلیٰ بار بار ادھر ادھر دیکھیں۔ لیکن جب ہم منیٰ کے قریب پہلی کبری کے پاس گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ مولانا محمد علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ منیٰ سے واپس ہماری طرف آرہے ہیں۔ جیسے ہی مولانا صدیقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ناظم اعلیٰ سے ملے تو حضرت ناظم اعلیٰ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ مکتب تلاش کر کے ہمیں لینے آئے ہیں۔ تو مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت! آپ نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔ کبری کے ساتھ ہی ہمارا مکتب ہے۔ اس طرح منیٰ کے سفر کی پریشانی تو ہوئی۔ مگر منیٰ میں مکتب تلاش کرنے سے بچ گئے۔ مولانا مرحوم نے بتایا کہ میں جب آپ سے الگ ہوا تو سیدھا منیٰ گیا۔ وہاں مکتب تلاش کیا۔ پھر آپ کو تلاش کرتے کرتے یہاں آپ سے آملا۔ مولانا محمد علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی جمعیت علماء اسلام کے اکابرین اور خصوصاً مولانا فضل الرحمن مدظلہ سے عقیدت ومحبت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ ہم نے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھنے کی تیاری کی تو حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا محمد علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کو امامت کے لئے آگے کر دیا۔ مولانا مرحوم نے مغرب وعشا کی نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ناظم اعلیٰ نے مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ حضرت! آپ نے مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کو امامت کے لئے کھڑا کر دیا۔ مولانا کو اگر دوران نماز مولانا فضل الرحمن صاحب نظر آجاتے تو یہ ہمیں حالت نماز میں چھوڑ کر ان کے پیچھے چلے جاتے۔ بہر حال مولانا محمد علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ تمام علماء واکابرین سے بے حد محبت کرتے تھے۔ حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ایک عظیم صدمہ ہے۔

بکھری یادیں

مولانا مختار احمد

یادیں ان کی آتی ہیں جو دنیا میں کام کر جائیں۔ کام کی وجہ سے نام ہوتا ہے۔ کسی کا اچھائی میں، کسی کا برائی میں۔ پسند اپنی اپنی۔ حضرت مولانا محمد علی صدیقی ؒ جو کام کر گئے، ہر کام سے اچھا۔ جب یاد آئیں گے دل سے آہ! نکلے گی۔ کیونکہ ان کے کام سے زمانہ واقف تھا۔ وہ اپنی زندگی ان کے نام کر گئے جن کے لئے دنیا کے عظیم لوگ فرمایا کرتے تھے۔ فداك ابی و امی یا رسول اللہ (ﷺ)!

انہوں نے اللہ کے پیارے محبوب حضور خاتم النبیین ﷺ کی عزت اور ناموس کے تحفظ کے لئے نہ دن دیکھا نہ رات، نہ صحت دیکھی نہ بیماری۔ پھر بھی حسرت جگر:

جان تو دی کہ دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ تھا کہ حق ادا نہ ہوا

حضرت خواجہ خان محمد ؒ کے بے انتہا دیوانے تھے۔ فرماتے تھے کہ مجھے اس کام پر لگانا ان کی عنایت ہے۔ ایک بار فرمایا کہ میرا نام شوکت علی سے محمد علی بھی انہوں نے تجویز فرمایا۔ عقیدہ ختم نبوت کا کام طالب علمی کے زمانے سے دل ودماغ میں بس گیا تھا۔ ہر وقت یہ الفاظ زبان پر ہوتے کہ ہم جماعت کے ساتھ مخلص ہیں بس! پاکستان کے مختلف علاقوں میں کام کیا۔ جہاں بھی کام کیا کام کر کے دکھایا۔ قادیانی آپ کے نام سے خائف تھے۔ بہت نڈر آدمی تھے۔ راقم جب مبلغ کی حیثیت سے تھرپارکر میں آیا تو مولانا مرحوم نے سارے حلقے میں تعارف کرایا۔ مولانا نے تقریباً بیس سال اندرون سندھ کام کیا۔ بدین، گولارچی، کنری، مٹھی، اسلام کوٹ، ننگر پارکر، میرپور خاص، سانگھڑ، حیدرآباد اور قادیانیت زدہ علاقوں میں تو ڈیرے ڈالے ہوتے تھے۔ جہاں کہیں کوئی مسئلہ ہوتا فوراً آپہنچتے اور جب تک مسئلہ حل نہ ہوتا۔ اس وقت تک اس مجاہد کا قیام وہیں ہوتا۔ فقیر کو چھ سال تک اپنی معیت میں رکھا۔ جماعتی کام بھی سمجھایا اور مجلس کا مزاج بھی۔

مولانا مرحوم خوش مزاج اور سادہ انسان تھے۔ لطائف کی دنیا میں کوئی ثانی نہیں تھا۔ بندہ جب عمرہ کی سعادت سے واپس کراچی پہنچا تو مولانا مرحوم سے دفتر ختم نبوت کراچی میں ملاقات ہوئی۔ یہ ملاقات وصال سے دس روز پہلے کی تھی۔ ملاقات کے دوران راقم نے عجوہ کھجور کے چند دانے اور زمزم کی بوتل آپ کی خدمت میں پیش کی۔ قبول کرنے کے بعد فرمایا میاں! میرے حلقے کا خیال رکھنا۔ مولانا نے تقریباً تیس برس جماعت میں ختم نبوت کا کام کیا۔ بیماری ساتھ لے کر چلتے رہے۔ آخر زندگی بے وفا ہو گئی۔ مولانا مرحوم نے ورثاء میں تین بیٹے، تین بیٹیاں سوگوار چھوڑ کر داعی اجل کو لبیک کہا۔ اللہ پاک مغفرت فرمائے۔ آمین!

خون دل بہہ جانے دو

مولانا محمد رضوان عزیز

موت جیسی اٹل حقیقت، جس کا کوئی منکر نہیں۔ یہ تو ہر حال میں آنی ہی ہے۔ مگر کمال کی موت وہ ہے جہاں جانے والا تو مسکرا رہا ہو اور بھیجنے والے اپنی کوتاہ قسمتی پر رو رہے ہوں۔ حاجی کلیم اللہ ؒ کی موت سے ہر آنکھ اشک بار ہے۔ یہ دنیا اہل دل سے خالی ہوتی جارہی ہے۔ اندھیرے نور پر غالب آنے کے لئے پر تول رہے ہیں۔ چراغ ہدایت صور اسرافیل کے انتظار میں اپنی بقاء کی جنگ لڑ رہا ہے۔

حاجی کلیم اللہ شہید ؒ اپنی شکل وصورت سے زیادہ اپنے خوبصورت دل سے پہچانے جاتے تھے۔

حاجی کلیم اللہ شہید ؒ کے دل پر وقت کے کئی اکبر اولیاء اللہ کی نظر تھی۔ اگر قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب جیسے اللہ کے ولی اسے اپنا بیٹا کہتے تھے۔ تو مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی صاحب اسے اپنے چھوٹے بھائیوں کی طرح رکھتے تھے۔ عالمی مجلس کے اکابرین کے دامن میں بیٹھا ہوا یہ شخص کبھی جمعیت علماء اسلام کی خدمت میں مصروف ہوتا۔ جب سے اس شخص کو راقم نے دیکھا، ان تین چار افراد کی جوڑی سے واسطہ پڑا تو ان جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔ بھائی عبدالرحمٰن جو اس گروپ کا روح رواں ہے۔ حاجی عبدالحمید، حاجی کلیم اللہ ؒ اور عبدالوہاب۔ ان لوگوں کی اپنی کوئی پہچان نہیں تھی، نہ کوئی اپنا ذاتی کاروبار دیکھا گیا۔ ان پر صرف ایک ہی رنگ غالب تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام۔ ہر وقت کے خادم اور ہمہ وقت خدمت کو تیار۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ پوری دنیا اللہ کی رحمت سے دور ہے یا دور کرنے والی ہے ماسوائے عالم کے، متعلم کے اور مستمع یعنی علماء کے سننے والے، ان سے محبت کرنے والے کے۔

حاجی کلیم اللہ ؒ دل میں عالم بننے کی حسرت لئے ساری زندگی علماء کی کفش برداری کرتے رہے۔ آپ کو کبھی بھی اونچی آواز سے بولتا ہوا نہ سنا گیا۔ درد دل سے معمور شخص کی مظلومانہ شہادت۔ اگر اس شخص کی عادات حمیدہ پر لکھا جائے تو پورا دیوان بن جائے۔ مگر آنکھوں کی رم جھم جنبش قلم کو تھام رہی ہے۔ آج اس حسین وجمیل دل کے مالک کو جسے جانے کے بعد خلق خدا نے عالم دین کہا۔ پیر ومرشد سید امین شاہ ؒ کے سنائے ہوئے اشعار اس کی شان میں پیش کرتا ہوں۔ حضرت شاہ جی ؒ نے ایسے دل والوں کو جو اہل دنیا کے عتاب کی نظر ہوگئے، کیا خوبصورت الفاظ میں یاد کیا ہے:

یارو ہم جیسے لوگوں پر، برق ستم لہرانے دو   جتنی گھٹائیں جھوم کر اٹھیں، ان سب کو چھا جانے دو
دنیا والے دل والوں کے، نام سے اکثر جلتے ہیں   خون دل سے بات بنے گی، خون دل بہہ جانے دو

حاجی کلیم اللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ

الحاج عبدالرحمٰن

مشہور صحابیہ حضرت خنساءؓ کے بھائی ''صخر'' کا انتقال ہوا۔ حضرت خنساءؓ کو اپنے بھائی سے بہت محبت والفت تھی۔ وہ صخر کی قبر پر صبح وشام جاتیں اور زار وقطار روتیں۔ دردناک اشعار میں اپنے غم کا اظہار کرتیں۔ مثلاً جب سورج نکلتا ہے تو مجھے صخر کی یاد دلاتا ہے اور جب سورج غروب ہوتا ہے تو صخر کے غم سے میرا دل ٹوٹنے لگتا ہے۔ سوز دردوں سے ہڈیاں پگھلنے لگتی ہیں۔ صبر کا پیمانہ لبریز ہونے لگتا ہے۔ آنکھیں اشکبار ہوجاتی ہیں۔ آگے کچھ اشعار ہمارے حسب حال فرماتی ہیں۔ عربی سے واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے صرف ترجمہ نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہوں:

''اے صخر! اگر تو نے اب میری آنکھ کو رلایا ہے، تو کیا ہوا؟ ایک لمبے عرصے تک تو تم مجھے ہنساتے رہے۔ تم زندہ تھے تو تمہاری برکت سے ہم بڑے حوادث اور آفات سے بچ جاتے تھے۔ مگر ان مصیبتوں کو اب کون (اپنی برکت سے) دور کرے گا۔ آگے حضرت خنساءؓ مزید فرماتی ہیں کہ اے میری آنکھوں! خوب برسو اور آنسو بہا بہا کر خشک ہو جاؤ۔ کیا تم صخر جیسے سخی پر نہیں روؤ گی؟۔

حضرت خنساءؓ کے یہ اشعار جب سامنے آئے۔ تو یوں لگا جیسے انہوں نے یہ اشعار ہمارے لئے ہی کہے تھے۔ میرے عزیز بھائی، غم گسار اور عزیز از جان دوست حاجی کلیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے مجھے بہت خوشیاں دی تھیں، بہت ہنسایا تھا، آج رلا بھی بہت رہے ہیں۔ ان کی شہادت کے دل فگار سانحہ نے ہم سب کو بالکل بے بس اور بے خود کیا ہوا ہے۔ شدت غم سے سمجھ نہیں آرہا کہ کیا لکھا جائے۔

بھائی کلیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے میری محبت والفت بے وجہ نہ تھی۔ وہ تخلیقی اور تجدیدی سوچ رکھنے والے ایک ایسے باہمت انسان تھے کہ ان کی اولوالعزمی اور بلند ہمتی نے مجھ جیسے اور کئی کم ہمتوں کو ہمت وحوصلہ دیا۔ ان کو ختم نبوت کے مشن اور اس کے متعلقین کے ساتھ انتہا درجے کا عشق اور والہانہ عقیدت تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جتنی کانفرنسیں ہوتی تھیں۔ چاہے مقامی سطح پر ہوں یا ملکی سطح پر۔ تمام میں آپ کی بھرپور جانی ومالی معاونت ہوتی تھی۔ یکم فروری ۲۰۱۷ء کو اسلام آباد میں آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کی کامیابی کے لئے بھائی جان اپنی ساری نجی مصروفیات کو پس پشت ڈال کر مسلسل تین دن اسلام آباد میں مصروف عمل رہے۔ ضلع چارسدہ میں ختم نبوت کی کوئی بھی کانفرنس، جلسہ، اجلاس یا کوئی سرگرمی ہوتی۔ ان میں آپ ہمیشہ صف اول میں رہے۔ تقریباً تیسرا سال ہے کہ ضلع چارسدہ میں

باقاعدہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔اس کا سہرا میرے عزیز بھائی کے سر ہے۔پورے ضلع میں جتنی یونین کونسلیں ہیں۔ان کے تحت چھوٹے چھوٹے یونٹ بنے ہوئے ہیں۔ہر یونٹ میں عہدیداران منتخب ہیں۔ جو مقامی طور پر ختم نبوت کی سرگرمیوں میں سرگرم ہوتے ہیں۔ہر یونٹ اپنی کارکردگی ضلعی شوریٰ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔کمال کی بات یہ ہے کہ ہر یونٹ کے تحت سالانہ کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔تحریکی کام میں جو یہ ساری جدت اور ندرت آئی ہے۔وہ اگر سارا میرے بھائی کا کارنامہ نہیں تو ایک وافر حصہ بہرحال ان امور میں ان کا ہے۔تیسرا سال ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چناب نگر مسلم کالونی میں منعقد ہونے والی آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس میں سب سے زیادہ شرکاء ضلع چارسدہ کے ہوتے ہیں۔یہ بڑھک نہیں ہے بلکہ واقفان حال جانتے ہیں کہ حقیقت یہی ہے۔وجہ اس کی یہ ہے کہ کانفرنس سے قبل پورے ضلع میں دعوتی مہم چلائی جاتی ہے۔مخیر حضرات کے تعاون سے شرکاء کے لئے نہایت کم کرایہ پر یا تقریباً مفت بسوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔اس کارنامے کا تو میں سارا کریڈٹ اپنے شہید بھائی کو دوں گا۔اہل علم یا عوام میں سے جو بھی حضرات ختم نبوت کے کام میں دلچسپی نہ دکھائے،اس پر وہ درد اور کڑھن کا اظہار کرتے۔مقامی تقاریب کے علاوہ دیگر شہروں بلکہ دیگر صوبوں میں عالمی مجلس کے زیر اہتمام جتنی کانفرنسیں منعقد ہوتیں۔بھائی جان اپنی مصروفیتوں سے صرف نظر کر کے ان میں پورے ذوق وشوق کے ساتھ شرکت فرماتے۔

بھائی کلیم اللہ شہیدؒ کو علماء،طلباء،اور صلحاء امت سے خصوصی انس اور تعلق خاطر تھا۔ملک کے طول و عرض میں پھیلے علماء اور صلحاء امت کی ملاقات کے لئے کٹھن اور صبر آزما اسفار کرتے۔علماء بھی ان کو خصوصی شفقت ومحبت سے نوازتے تھے۔قائد ملت اسلامیہ مولانا فضل الرحمن سے نہایت قرب اور الفت ومحبت کا علاقہ تھا۔حضرت قائد اپنی مصروفیات کے باوجود برادر شہید کو خصوصی توجہ سے نوازتے تھے۔ان کی شہادت سے حضرت والا بھی نہایت دل گرفتہ اور ملول ہیں۔ان کے علاوہ حضرت مولانا محمد حسن،مولانا عبدالغفور حیدری،مفتی کفایت اللہ،مولانا اللہ وسایا،مولانا اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عزیز الرحمن ثانی سمیت تقریباً تمام مقامی علماء سے آپ کا محبت وشفقت کا خصوصی تعلق تھا۔

ختم نبوت کے علاوہ دین کے دیگر شعبوں میں بھی میرے بھائی کی خدمات لائق صد تحسین ہیں۔

علماء اسلام کی ترجمان سیاسی جماعت جمعیت علماء اسلام ضلع چارسدہ میں ایک نئے نہج پر چل پڑی ہے۔کچھ ہی عرصہ قبل ایک تاریخی کانفرنس کا انعقاد بھی ہوا تھا۔جس میں قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمن اور دیگر مرکزی قائدین تشریف لائے تھے۔اس کے علاوہ مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر چھوٹے بڑے پروگرام منعقد ہوتے رہے ہیں۔میری ناقص سوچ کے مطابق چارسدہ میں جمعیت کی سیاست ایک نئے رخ اور نئے طرز پر روبہ عروج ہے۔یہ سب میرے شہید بھائی کی مخلصانہ تگ ودو سے ممکن ہوا۔شہادت سے ایک

دو دن قبل اپنے حلقے میں جمعیت علماء اسلام کا ایک یادگار جلسہ بھی کرایا تھا۔ جس میں شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس مدظلہ کا بیان بھی ہوا۔ فلاحی خدمات کے سلسلے میں بھی شہید بھائی کی کاوشیں لاتعداد ہیں۔ بہت سے مقامی اور غیر مقامی علماء اور طلباء ان کی برکت سے بے فکری کے ساتھ تعلیم و تعلم اور دین کی خدمت کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے۔ علماء اور صلحاء سے بھائی جان کا تعلق خاطر، ان کے جنازے کے موقع پر آشکارا ہوئی۔ سردیوں کی راتوں میں ساڑھے آٹھ بجے جنازہ ہونے کے باوجود بھائی جان کے جنازے میں علماء، طلباء اور عوام کا ایک سمندر امڈ آیا۔ ہر آنکھ اشکبار تھی۔ ہر کوئی دل گرفتگی اور مایوسی کا شکار لگ رہا تھا۔ میرے لئے یہ حادثہ اتنا سنگین اور ہولناک تھا کہ ذہن و دماغ کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا کہ اپنے سے زیادہ عزیز اور محبوب دوست کو سپرد خاک کروں یا خود زندہ در گور ہو جاؤں۔

میں سوچتا ہوں تقدیر پر ایمان، مسلمان پر اللہ کا بہت بڑا احسان ہے۔ اگر تقدیر پر ایمان اور اللہ کے فیصلوں پر رضا جزء ایمان نہ ہو اور حضور ﷺ کا اسوہ مبارک نظروں کے سامنے نہ ہو تو اتنے بڑے حادثے پر نہ جانے انسان کا کیا حال ہو۔ اس سے کس طرح قولی اور عملی بے احتیاطیاں سرزد ہونے لگیں۔ محض اللہ کا کرم، اس کی رحمت سے امید اور اس کی حکمت پر یقین کا سرمایہ ہی ہے جو انسان کی بڑی سے بڑی مصیبت میں سہارے کا کام دیتا ہے۔ ایسی حالت میں حدیث کی کتاب سنن دارمی کے حوالے سے علماء کرام سے سنی ہوئی ایک حدیث ذہن کے پردے پر نمایاں ہوگئی کہ آقائے دو جہان ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ’’اگر تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت لاحق ہو جائے تو میرے حادثہ وفات کو یاد کرو۔ کیونکہ وہ تمام مصیبتوں سے بڑھ کر ہے۔‘‘

اسی سے اپنی کچھ ڈھارس بندھی کہ جب آقا ﷺ کے وصال کا حادثہ پیش آیا، جس نے عرش و فرش کو ہلا یا۔ جس نے کتنی زبانیں گنگ کر دیں۔ کسی کی بینائی لے لی تو کوئی تلوار سونت کر خود ربودگی کے عالم میں باہر نکل آیا کہ جس نے آپ ﷺ کے مرجانے کا تذکرہ کیا۔ اس کا سر تن سے جدا کر دوں گا۔ تو پھر اس فانی دنیا میں کون رہ سکتا ہے۔ ہاں! اتنا ہے کہ عزیزوں اور خاص طور پر ایسے عزیزوں کا فراق جن کی زندگی میں دل کی زندگی اور روح کے لئے تازگی ہو اور نشاط کا سامان ہو، نفس پر انتہائی شاق اور گراں گذرتا ہے۔

حدیث رسول اللہ ﷺ کا مفہوم سامنے آتا ہے تو دل کو کچھ دلاسہ ملتا ہے:

یوں دنیا میں جو آئے ہیں — سب جانے کو ہی آئے ہیں
پھر ہوک سی دل میں کیوں اٹھی — کیوں ہر سو غم کے سائے ہیں

نہایت کوشش کے باوجود دل نہیں بہلتا۔ بس وقت اچھا اور زود اثر مرہم ہے۔ شاید وہ جلے دل کے زخموں کو بھر دے۔ اللہ میرے بھائی کی بال بال مغفرت فرمائیں اور ہمارے دلوں کو طمانیت نصیب فرمائیں۔

کیا کوئی انسان نبی کا استاد ہوتا ہے؟

عزیز الرحمٰن سنجرانی

قرآن میں وضاحت

۱...... ترجمہ: ”پس پایا ان دونوں (موسیٰ و یوشع بن نون) نے ایک بندے کو۔ بندوں ہمارے میں سے کہ دی تھی ہم نے اس کو رحمت اپنی طرف سے۔ (یعنی بلاواسطہ) اور سکھایا تھا ہم نے اس کو اپنے پاس سے علم (وہ بندہ حضرت خضر علیہ السلام تھا)۔“ (کہف:۲۱)

۲...... ترجمہ: ”یہ اس چیز سے ہے کہ سکھلایا ہے مجھ کو رب میرے نے۔“ (یوسف:۱۵)

یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: کہ دیکھو جو کھانا تمہارے پاس آتا ہے جو تم کو کھانے کے لئے جیل خانہ میں ملتا ہے۔ میں اس کے آنے سے پہلے تمہارے خواب کی حقیقت اور تاویل تم کو بتلادوں گا اور یہ بتلا دینا اس کے علم کی بدولت ہے جو مجھ کو میرے رب نے تعلیم فرمایا۔

۳...... ترجمہ: ”اسی طرح وحی کی ہم نے طرف تیرے روح کو۔ (یعنی قرآن مجید) حکم اپنے سے نہ جانتا تھا تو کیا ہے کتاب اور نہ ایمان یعنی ہم نے آپ کے پاس وحی اور اپنا حکم بھیجا ہے۔ آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب (اللہ) کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان کا انتہائی کمال کیا چیز ہے۔“ (شوریٰ:۲)

۴...... ترجمہ: ”اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور علم کی باتیں نازل فرمائیں اور آپ کو وہ وہ باتیں بتلائیں ہیں جو آپ نہ جانتے تھے۔“ (نساء:۱۴)

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ انبیاء کو تعلیم خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ مگر اب ملاحظہ ہو:

مرزا قادیانی کے اساتذہ

یہ انداز طنزیہ نہیں بلکہ استفہامیہ ہے کہ جب: ”آپ (مرزا قادیانی) بچہ ہی تھے تو آپ کے والد نے ایک استاد آپ کی تعلیم کے لئے ملازم رکھا۔ جن کا نام فضل الٰہی تھا۔ ان سے حضرت مرزا صاحب نے قرآن کریم اور فارسی کی چند کتب پڑھیں۔ اس کے بعد دس سال کی عمر میں فضل احمد نامی ایک استاد ملازم رکھے گئے۔ اس استاد سے مرزا صاحب نے صرف اور نحو کی بعض کتب پڑھیں۔ اس کے بعد سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں گل علی شاہ آپ کی تعلیم کے لئے ملازم رکھے گئے۔ ان سے نحو، منطق اور حکمت کی چند کتب آپ نے پڑھیں۔“ (سیرت مسیح موعود ص۱۴)

محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۶ کا مقدمہ

مولانا اللہ وسایا

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، امابعد!

اللہ رب العزت کی عنایت کردہ توفیق سے محاسبہ قادیانیت کی جلد نمبر ۶ پیش خدمت ہے۔ اس میں مشمولہ کتب ورسائل کی تفصیل یہ ہے:

۱...... جناب لطیف احمد شروانی (ایم۔اے) نے علامہ اقبال مرحوم کے خطبات، تقاریر اور بیانات کا مجموعہ ''حرف اقبال'' کے نام پر شائع کیا۔ یہ جولائی ۱۹۴۷ء کی بات ہے۔ اس کتاب کے ص ۱۱۹ سے ص ۱۶۷ تک حصہ دوم ہے جو ''اسلام اور قادیانیت'' کے نام پر مصنف نے مختص کیا۔ اس حصہ کو ہم نے محاسبہ کی اس جلد میں شامل کیا ہے۔ کتاب ''حرف اقبال'' کے پہلے ایڈیشن کے تیسرے حصہ میں ص ۲۱۸ سے ص ۲۲۶ تک علامہ مرحوم کے بیانات کشمیر میں قادیانی جماعت کی منافقت کا پردہ چاک کرتے ہیں۔ ان کو بھی شامل کر دیا ہے۔

۲...... ۲؍رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ کو سکھر کی تاریخی جامع مسجد منزل گاہ میں بم دھماکہ ہوا۔ اس پر ٹنڈو آدم کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ''قادیانیوں کی درندگی یعنی سانحہ مسجد منزل گاہ سکھر سندھ کی حقیقت حال'' کے نام سے پمفلٹ شائع کیا۔ جو محاسبہ کی جلد ششم میں شامل ہے۔

۳/۱...... کینیڈا کے لاہوری مرزائیوں نے ۲۲؍اپریل ۱۹۹۲ء میں اخبار سہ روزہ پاکیزہ انٹرنیشنل میں ایک اشتہار شائع کیا جس کا جواب ''پرانے شکاری نیا جال'' کے نام سے ایک پمفلٹ کی شکل میں جناب سید عبدالحفیظ شاہ اور ڈاکٹر سید راشد علی شاہ نے دیا۔

۴/۲...... جناب سید عبدالحفیظ شاہ، جناب ڈاکٹر سید راشد علی شاہ نے ایک پمفلٹ لکھا جس کا نام ہے: ''امام بے لگام کے منہ میں لگام'' اس رسالہ کے اوّل میں مرزا قادیانی کے کفریہ دعاوی پر بحث ہے۔ آخر میں چند خطوط مرزا طاہر کی زندگی میں اس کے نام تحریر کئے جو تاریخی حیثیت رکھتے ہیں۔

۵...... ''سانحہ چک سکندر نمبر ۳۰ ضلع گجرات'' چک سکندر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں قادیانی آبادی تھی۔ ان میں سے ۱۶ قادیانی مسلمان ہوگئے۔ یہ بات قادیانیوں کے لئے سوہان روح بن گئی۔ انہوں نے مسلمانوں پر حملہ کر کے ایک مسلمان کو زخمی اور ایک کو شہید کر دیا۔ کئی مسلمانوں کے گھر

جلا دیئے۔ قرب وجوار کے مسلمانوں کو پتہ چلا تو انہوں نے قادیانیوں کے گھروں کے ساتھ بھی معاملہ کیا۔ ۱۹۸۹ء کی بات ہے، تب چوہدری خلیل احمد قادری امیر و مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گجرات نے یہ پمفلٹ لکھا۔ اس میں اختصار سے نفس واقعہ بیان کرنے کے بعد قادیانی عقائد کا بھی ذکر کیا اور قادیانیوں کو دعوت غور وفکر دی کہ تم نے مسلمانوں پر حملہ کر کے آغاز فتنہ کیا۔ پھر ردعمل پر واویلا کر کے بیرونی دنیا کی ہمدردیاں حاصل کرتے ہو؟ ہمیشہ جہاں کہیں فسادات ہوئے قادیانیوں نے پہل کی۔ ہمیشہ سے یہی قادیانی روایت ہے۔

۶/۱...... چوہدری محمد سرفراز خان (وفات:۱۹۸۷ء) کالرہ کلاں ضلع گجرات کے تھے۔ ۱۹۳۷ء سے ۱۹۳۹ء تک مرزا محمود قادیانی اور پھر دیگر قادیانی مربیوں سے ان کی خط وکتابت رہی کہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق کون ہے؟ اس لئے کہ قادیانی اس کا مصداق بجائے آنحضرت ﷺ کے، مرزا قادیانی کو قرار دیتے ہیں۔ (معاذ اللہ) جب قادیانی، چوہدری صاحب کے دلائل سے عاجز آ گئے تو آپ نے یہ تمام خط وکتابت ''مصداق بشارت احمد مع کامل تفسیر سورۂ صف'' کے نام سے کتاب شائع کر دی۔

۲/۷...... چوہدری محمد سرفراز خان نے اپریل ۱۹۸۴ء میں ایک رسالہ لکھا: ''احمدیت کا عاجز ولاجواب ہونا''

۳/۸...... چوہدری محمد سرفراز خان نے ایک اور کتاب لکھی جس کا نام: ''آفتاب نبوت دررد مرزائیت'' ہے۔

یہ سب کتب اس جلد میں شامل اشاعت ہیں۔

۱...... جناب لطیف احمد شروانی (ایم.اے)	کا	۱	رسالہ
۲...... مجلس تحفظ ختم نبوت، ٹنڈو آدم	کا	۱	رسالہ
۳...... سید عبدالحفیظ شاہ، ڈاکٹر سید راشد علی شاہ	کے	۲	رسائل
۴...... چوہدری خلیل احمد قادری	کا	۱	رسالہ
۵...... الحاج چوہدری محمد سرفراز خان	کے	۳	رسائل
گویا پانچ حضرات کے	کل	۸	رسائل

محاسبہ قادیانیت کی اس جلد میں شامل اشاعت ہیں۔ اللہ رب العزت قبول فرمائیں۔

محتاج دعاء: فقیر اللہ وسایا!

۳ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ، مطابق ۲ جنوری ۲۰۱۷ء

جناب سردار مولا بخش سومرو کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

ادارہ

۲؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی مسئلہ پر بحث کے دوران قومی اسمبلی پاکستان میں جناب سردار مولا بخش سومرو کا انگلش میں بیان ہوا۔ جس کا اردو ترجمہ ''قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ'' کے ص ۲۳۲۸ ج۵ سے پیش خدمت ہے:

سردار مولا بخش سومرو: جناب عالی! احمدیت سے متعلقہ ہر نقطہ مکمل طور سے بیان کر دیا گیا ہے اور میں صرف اس تجویز کے احترام اور تقدس کے پیش نظر اس میں حصہ لے رہا ہوں۔ میں صرف چند الفاظ میں اظہار خیال کروں گا۔

جناب عالی! اب یہ بات مکمل طور پر واضح ہو چکی ہے کہ (قادیانیت) یہ ایک سازش تھی اور یہ سازش اپنی تمام منفی نتائج کے ساتھ یہاں زیر بحث آ چکی ہے۔ بعد ازاں اس بارے میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ مسلمانوں کے تصورات کے مطابق وہ یقیناً کافر ہیں۔ یہ بات بہت واضح ہو چکی ہے۔ اب نتیجہ یا اگلا قدم یہ ہونا چاہئے کہ اس وضاحت کے بعد انہیں صرف غیر مسلم قرار نہ دیا جائے۔ بلکہ ان کی مطبوعات اور کتابوں پر بھی پابندی لگا دی جائے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آج کے بعد اس قسم کے مذہبی تصادم ہمیشہ کے لئے ختم کر دینے چاہئیں۔

جناب عالی! ان کے خیالات واضح ہیں اور ان کا ہدف صرف حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس ہے اور یہ شان وہ خود حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے خیال میں وہ اس شان اور مقام کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا جناب عالی! ان کی مطبوعات پر پابندی لگا دینی چاہئے۔ جناب عالی! کبھی وہ کہتا ہے کہ میں غلام احمد ہوں۔ میں تو غلام ہوں۔ ایک عاجز غلام اور اسی سانس میں وہ دوبارہ کہتا ہے کہ وہ محمد ہے۔ یعنی ان کا عکس ہے اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں مضحکہ خیز باتیں کرتا ہے۔ کبھی وہ اپنے آپ کو حضور ﷺ کا ظل قرار دیتا ہے اور کبھی اپنے آپ کو گزشتہ تمام پیغمبروں سے افضل قرار دیتا ہے۔ صحابہ کرامؓ، پنجتن پاک کو وہ اپنے آپ سے کمتر قرار دیتا ہے۔ وہ حضرت علیؓ کو مردہ ''مرا ہوا تیرا علی'' سے خطاب کرتا ہے۔

جناب والا! یہ سب چیزیں مسلمانوں کو ذہنی اذیت میں مبتلا کرتی ہیں۔ اس معزز ایوان میں بحث کے دوران سب کو اپنے آپ کو قابو میں رکھنا پڑا۔ جب ہم نے ان ہستیوں کے بارے میں ان کی توہین آمیز

گنگوہی۔ جن پر ہمارے خاندان اور اولاد قربان ہوں۔ لہٰذا مستقبل میں ایسے لٹریچر پر پابندی لگائی جائے اور مستقبل میں اس قسم کی مذہبی عداوتوں کی اس ملک میں گنجائش نہیں ہونی چاہئیں۔

اپنے عقیدہ کے مطابق وہ مسلمانوں کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے۔ حتیٰ کہ قائداعظم کا جنازہ بھی نہیں پڑھا اور واضح طور کہا کہ یا وہ کافر ہیں یا ہم کافر ہیں۔ لہٰذا جناب والا! ان کے پروپیگنڈا کو ختم کرنے کے لئے بھی قدم اٹھانا چاہئے کہ انہیں غیر مسلم قرار دیا جائے۔ حکومت ربوہ شہر کو کھلا شہر قرار دے اور آئندہ ان کے پروپیگنڈے پر پابندی لگائی جائے۔

جناب والا! صرف اس قدر ہی نہیں بلکہ موصولہ اطلاعات کے مطابق ربوہ کے نواحی علاقوں میں ان کو موجودہ اراضی بھی انہیں نہ دی جائے۔ میرا خیال ہے کہ آئندہ پابندی لگا دی جائے اور ربوہ کے گردونواح کی کوئی زمین احمدیوں کو نہ دی جائے۔ اس پر پابندی ہونی چاہئے۔ اگر ایسے اقدامات اٹھالئے جائیں اور جیسا کہ آئین میں درج ہے کہ اس ملک کا مذہب اسلام ہے تو یہ اس کا ایک ثبوت ہوگا اور یہ لوگ بھی مان لیں گے کہ اس ملک کا مذہب اسلام ہے۔ انہی مختصر الفاظ کے ساتھ میں نے اپنا مدعا بیان کر دیا ہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تنظیمی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ساہیوال تشریف لائے۔ ذیلدار کالونی میں قاری نصیر احمد کے قائم کردہ مدرسہ میں درس ختم نبوت ارشاد فرمایا۔ فارغ ہونے والے طلباء کی دستار بندی فرمائی۔ تین مارچ کا جمعہ مدرسہ حنفیہ فریدیہ نزد میونسپل کمیٹی پاک پتن میں پڑھایا۔

مولانا محمد اسحاق ساقی کا دورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی مورخہ ۱۴؍مارچ ۲۰۱۷ء بروز منگل کو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تشریف لائے۔ فجر کا درس قرآن مرکزی جامع مسجد چک نمبر ۲۵۷ گ، ب میں ارشاد فرمایا اور رکن مجلس شوریٰ محترم قاضی فیض احمد سے ملاقات اور خیریت بھی دریافت فرمائی۔ مزید سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے لئے جامعہ حسین ابن علیؓ اور جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور میں طلباء کرام میں خطاب ارشاد فرمایا۔ کثیر طلباء کرام نے کورس میں شرکت کا وعدہ کرتے ہوئے نام بمع پتہ ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب کو لکھوائے۔ ان پروگراموں میں حافظ محبوب احمد، حافظ محمد ندیم، قاری محمد انوار، مفتی شیر محمد، مولانا حسن محمود، مولانا شہباز اور مولانا معاویہ نے معاونت فرمائی۔ اللہ پاک سب کو جزاء خیر عطا فرمائے۔

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں اختتام صحیح بخاری شریف

مولانا غلام رسول دین پوری

اللہ کے فضل وکرم اور حضور اقدس ﷺ کی ختم نبوت اور اکابرین ختم نبوت کی اس دھرتی (چناب نگر) پر چالیس سالہ جہد مسلسل کی برکت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں پہلی مرتبہ ۲۶ رجمادی الاول ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۶ مارچ ۲۰۱۷ء بروز اتوار بوقت نو بجے صبح تا ڈیڑھ بجے دوپہر ایک سادہ پروقار تقریب اختتام صحیح بخاری شریف منعقد کی گئی۔ اس تقریب سعید کا آغاز صبح نو بجے تلاوت قرآن کریم اور حمد ونعت سے کیا گیا۔

اس کے بعد سب سے پہلے جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا سید برہان الدین شاہ نے مختصر بیان فرمایا جس میں انہوں نے شرکاء دورہ حدیث کو اپنی قیمتی نصائح فرمائیں۔ منجملہ ان نصائح میں سے ایک نصیحت یہ فرمائی کہ:

''امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر ؒ فارغ التحصیل علماء کرام سے فرماتے تھے کہ دیکھو! فتنوں کا زمانہ ہے۔ دین کی خدمت کرنے کے ساتھ ساتھ ابھرنے والے فتنوں پر کڑی نظر رکھنا اور اپنا اور مسلمانوں کا دین وایمان ان رہزنوں سے بچائے رکھنا۔ تقریر میں، تحریر میں، درس میں، ہر حال میں ان فتنوں سے آگاہ کرتے رہنا۔ یہ ہماری سب سے بڑی اور اہم ذمہ داری ہے۔''

اس کے بعد جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے شیخ الحدیث مولانا قاری عزیز الرحمن رحیمی نے اختصار کے ساتھ انہوں نے سند حدیث، حفاظت حدیث اور ہمارے اکابرین کے اشتغال بالحدیث پر جامع گفتگو کی۔ پھر مدرسہ احسان القرآن چوبرجی لاہور کے شیخ الحدیث مولانا مفتی انیس احمد مظاہری نے درجہ مشکوٰۃ شریف کے طلباء کرام کو مشکوٰۃ شریف کی آخری حدیث پڑھائی۔

درسِ مشکوٰۃ میں مدرسہ عربیہ ختم نبوت کے ۱۲ رطلباء اور جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ کے ۱۰ رطلباء کل ۲۲ رطلباء شریک ہوئے۔ مفتی انیس احمد مظاہری نے اپنے درس میں سب سے پہلے اپنی سند بتائی۔ پھر مشکوٰۃ شریف کے آخری باب'' باب ثواب هذه الامة '' کی چند احادیث کا ترجمہ کر کے آخری حدیث کی وضاحت فرمائی جس میں اس آخری امت کی فضیلت، مقام ومرتبہ کو جامع انداز میں بیان فرمایا۔

یادگار اسلاف ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے نہایت جامعیت کے ساتھ اہمیت ختم نبوت اور جھوٹے مدعیان نبوت پر روشنی ڈالی۔ اس کے ضمن میں عظمت صحابہؓ

کو بھی بیان فرمایا۔ جنہوں نے جان جوکھوں میں ڈال کر ختم نبوت کا تحفظ فرمایا اور پھر کائنات کے ملعون فتنہ ''فتنہ قادیانیت'' پر گفتگو فرماتے ہوئے اکابرین ختم نبوت کا کردار بتایا اور نہایت درد دل سے ان کی انتھک محنتوں اور شب وروز کی کاوشوں سے متعلق حاضرین وسامعین کو متنبہ فرمایا۔ آخر میں دینی مدارس کی اہمیت وافادیت سے آگاہ فرمایا اور حاملین دین علماء وطلباء سے محبت کرنے کی آبدیدہ ہوکر تلقین فرمائی۔

ازاں بعد مناظر ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے پیر طریقت رہبر شریعت خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینیؒ، حضرت مولانا محمد یوسف خان مدظلہ استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کو صحیح بخاری شریف کی آخری حدیث پاک کے درس کی دعوت دی اور فرمایا کہ:

حسن اتفاق کی بات ہے کہ جیسے شوال المکرم میں بخاری شریف کا آغاز ہوا۔ تب بھی حضرت تشریف لائے۔ بخاری شریف کی پہلی حدیث کا درس دیا۔ آج اختتام صحیح بخاری شریف کی تقریب ہے تب بھی حضرت تشریف لائے ہیں۔ صحیح بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس ارشاد فرمائیں گے۔ جیسے بوقت آغاز ہمارے ادارہ کے دورہ کے ساتھیوں کے ساتھ جامعہ امدادیہ چنیوٹ کے دورہ کے ساتھی شریک تھے۔ ویسے ہی آج بوقت اختتام ہمارے دورہ کے ساتھیوں کے ساتھ جامعہ امدادیہ کے دورہ کے ساتھی شریک ہیں۔ جیسے بوقت آغاز جامعہ امدادیہ کے اساتذہ اپنے طلباء کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ ایسے ہی بوقت اختتام حضرت مولانا سیف اللہ خالد اور ان کے شیخ الحدیث حضرت مولانا برہان الدین اور ناظم تعلیمات مولانا محمد فاروق بھی تشریف فرما ہیں۔ اب بخاری شریف کی آخری حدیث ہمارے ادارہ کے چودہ علماء اور جامعہ امدادیہ چنیوٹ کے نو علماء۔ گویا کل تیئس علمائے کرام حضرت مولانا محمد یوسف خان سے پڑھیں گے۔ مجھے معلوم نہیں تھا۔ ورنہ جیسے اپنے ادارہ کے فضلاء کرام کے لئے پگڑیوں کا انتظام کیا تھا۔ اسی طرح ان عزیزوں کے لئے بھی کرتے۔ انشاء اللہ! آئندہ خیال رکھیں گے۔ اب میں آپ کے اور حضرت کے مابین زیادہ دیر حائل نہیں ہوتا۔ حضرت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ صحیح بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس ارشاد فرمائیں۔

چنانچہ حضرت مولانا محمد یوسف خان مدظلہ نے حدیث کی تلاوت کے بعد درس ارشاد فرمایا۔ جس میں ''ترجمۃ الباب'' اور اس کے متعلقات پر اور پھر ''سند حدیث'' اور ''متن حدیث'' پر نہایت ہی شرح وبسط کے ساتھ کلام فرمایا جو تقریباً ایک گھنٹہ سات منٹ پر مشتمل رہا۔ درس حدیث کے بعد جامعہ ختم نبوت کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

پھر برادر مکرم حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی نے اپنے ادارہ کے فضلاء کرام کے نام ذکر فرمائے جو کہ درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	ضلع	نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	ضلع
۱	مولوی حبیب اللہ	محمد عبداللہ	فیصل آباد	۸	مولوی محمد ساجد	محمد ابراہیم	رحیم یار خان
۲	مولوی محمد ندیم	فیض محمد	تونسہ شریف	۹	مولوی محمد شعیب	محمد ناصر	چنیوٹ
۳	مولوی محمد شاہد عمران	فلک شیر	چنیوٹ	۱۰	مولوی محمد یار	شاہ محمد	چنیوٹ
۴	مولوی سیف الرحمٰن	حاجی احمد شیر	چنیوٹ	۱۱	مولوی محمد امین	محمد اقبال	فیصل آباد
۵	مولوی شیر عالم	شیر خان	چنیوٹ	۱۲	مولوی عمر فاروق	غلام محمد	چنیوٹ
۶	مولوی محمد عاقب جاوید	حاجی محمد طفیل	راولپنڈی	۱۳	مولوی محمد نوید	محمد اسلم	سرگودھا
۷	مولوی محمد یوسف	محمد حیات	چنیوٹ	۱۴	مولوی شمس الحق	غلام محمد	مظفر گڑھ

پھر حضرت مولانا سیف اللہ خالد نے اپنے ادارہ کے فضلاء کرام کے نام ذکر فرمائے۔ چنانچہ یہ کل ۲۳ علماء کرام آتے گئے اور بزرگان دین واکابرین سے مصافحہ کرتے گئے: ۱...... حضرت مولانا محمد یوسف خان مدظلہ۔ ۲...... حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ۔ ۳...... حضرت مولانا اللہ وسایا۔ ۴...... حضرت میاں رضوان نفیس احمد۔ ۵...... حضرت مولانا مفتی انیس احمد مظاہری۔ ۶...... حضرت مولانا سید برہان الدین شاہ۔ ۷...... حضرت مولانا سیف اللہ خالد۔ ۸...... حضرت مولانا قاری عبدالحمید حامد۔ ۹...... حضرت پیر صفدر حسین وغیرہم۔

ایسے مقتدر حضرات وشخصیات نے ان ہونہار فارغ التحصیل علماء کرام کے ساتھ مصافحہ بھی فرمایا اور ان کے سروں پر دست شفقت بھی رکھا۔ جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ کے فضلاء کرام کو حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا لکھا ہوا ''آسان ترجمہ قرآن'' کا ایک ایک نسخہ بھی دیا گیا۔ اس کے بعد تین خوش نصیب اور سعادت سے بہرہ مندو رفقاء کرام جنہوں نے آغاز سال سے ہی طے کر رکھا تھا کہ اختتام صحیح بخاری شریف کے بابرکت موقعہ پر خطبہ نکاح پڑھوائیں گے: ۱...... مولوی محمد عاقب جاوید بن حاجی محمد طفیل راولپنڈی۔ ان کا نکاح حضرت قاری عبدالرحمٰن شاکر جھنگ کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ ۲...... مولوی سیف الرحمٰن بن حاجی احمد شیر (مرحوم) احمد نگر چنیوٹ۔ انکا نکاح جناب ظفر عباس کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ ۳...... اسامہ احمد بن حاجی احمد شیر (مرحوم)۔ ان کا نکاح جناب جمعہ خان کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ سب سے پہلے حضرت مولانا محمد یوسف خان مدظلہ نے خطبہ نکاح پڑھا۔ پھر ایجاب وقبول کرائے۔ جبکہ حق مہر کی رقم ہر تینوں کے حصہ کی حضرت مولانا محمد یوسف خان نے ادا فرمائی۔

یہ پروقار تقریب آپ کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ دعا کے وقت مسجد کا ہال چھوٹا و بڑا برآمدہ آہوں اور سسکیوں سے گونج رہا تھا اور مسجد انوارات وبرکات سے منور تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کہ شہدائے ختم نبوت کی

ارواح اپنی مسرتوں اور خوشیوں کے ساتھ متوجہ ہیں۔ دعا کے بعد چھوارے تقسیم کئے گئے۔ پھر عالمی مجلس کی طرف سے اس پروقار تقریب میں چناب نگر و چنیوٹ کے قرب و جوار اور دور دراز سے تشریف لانے والے معزز مہمانان گرامی اور ادارہ کے طلباء کو تیار کردہ کھانا کھلایا گیا۔ مدرسہ کی جدید عمارت کے مختلف کمروں میں فضلاء کرام کے مہمانوں و عزیز و اقارب کے لئے کھانے کا انتظام تھا۔ جبکہ قدیم عمارت اور قرآن ہال میں دیگر تشریف لانے والے معزز مہمانان گرامی کے لئے کھانے کا انتظام تھا۔ مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے خصوصی مہمانان گرامی جو لاہور، فیصل آباد، منڈی بہاؤالدین، رحیم یار خان، ڈیرہ غازیخان، سرگودھا اور دیگر اضلاع سے تشریف لائے تھے۔ ان کے سنبھالنے کی ذمہ داری سرانجام دی۔ مدرسہ کے جملہ اساتذہ کرام نے تمام مہمانوں کے کھانے وغیرہ کی نگرانی بھی فرمائی اور ان کے لئے ہر طرح کی راحت رسانی کے اسباب مہیا فرمائے۔

نیز یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ شرکاء دورہ حدیث شریف کو عالمی مجلس کی مطبوعہ کتب میں سے چند منتخب کتب مثلاً (۱)...... مصدقہ رپورٹ پانچ جلدیں (۲)...... محاسبہ قادیانیت کی ۵ جلدیں (۳)...... قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ (۴)...... رئیس قادیان (۵)...... فتاویٰ ختم نبوت ۳ جلدیں (۶)...... تذکرہ خواجہ خواجگان لولاک نمبر (۷)...... قادیانی تفاسیر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ (۸)...... چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ ۳ جلدیں (۹)...... تذکرہ حکیم العصر اور دیگر مطبوعات مثلاً (۱۰) تفسیر عثمانی (۱۱،۱۲)...... ترجمۂ قرآن، دو مختلف نسخے (۱۳)...... عنایۃ الباری شرح بخاری (۱۴)...... تقریر بخاری شریف، حضرت شیخ زکریاؒ (۱۵)...... دروس مدنیہ، دو حصے مکمل (۱۶)...... خارجی فتنہ ۲ جلدیں (۱۷)...... دفاع امام حسینؓ (۱۸)...... فسق یزید وغیرہ کتب کا بھاری بھرکم سیٹ اور پگڑیاں پہلے سے دے دی تھیں۔

اللہ تعالیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ان تمام تر مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطاء فرمائے۔ آمین!

قبول اسلام

☆...... ٹالی تحصیل کنری ضلع عمرکوٹ میں قادیانیوں کے گاؤں ۱۵/رواٹر کے رہائشی اشرف آرائیں اور اس کی بیوی، دو بچیاں اور ایک بیٹا عبدالرحمٰن نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا ہے۔ محمد اشرف کا کہنا تھا کہ اس نے خوشی سے اسلام قبول کیا اور قادیانیت کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا۔ ٹالی تھرپارکر کے مبلغ مولانا مختار احمد نے ان کو مبارکباد دی اور استقامت کی دعا کرائی۔

☆...... فضل عمر سکول کنری کا ٹیچر رمیش کمار نے اسلام قبول کیا۔ گلزار خلیل خانقاہ میں سائیں ایوب جان سرہندی کے ہاتھ بیعت کی اور سائیں نے رمیش کمار سے تبدیل کر کے نام محمد ابوبکر رکھا۔ مبلغ ختم نبوت ضلع عمرکوٹ مولانا مختار احمد نے مبارکبادی اور استقامت کی دعا کی۔

آل پنجاب حفظ و معلومات قرآنی مقابلہ اور تقریب ختم بخاری

مفتی محمد عمر فاروق

ملتان کے معروف دینی جامعہ دارالعلوم رحیمیہ میں ۲۹،۳۰؍مارچ ۲۰۱۷ء کو آل پنجاب سطح پر حفظ القرآن اور قرآنی معلومات کا مقابلہ منعقد ہوا۔ پنجاب بھر کے ۱۰۳؍مدارس کے ۲۳۱؍حفاظ نے مقابلہ میں حصہ لیا۔ یہ مقابلہ تین مراحل پر منعقد ہوا۔ پہلے مرحلہ میں کوارٹر فائنل ہوا۔ اس کے لئے ۱۰؍ممتحنین کا انتخاب کیا گیا۔ جنہوں نے تقریباً دس گھنٹوں میں پانچ گروپوں کی صورت میں حفاظ کرام کا امتحان لے کر پچاس حفاظ کرام کو سیمی فائنل کے لئے منتخب کیا۔ دوسرے مرحلہ میں سیمی فائنل تھا۔ سیمی فائنل کے چار منصفین کرام نے جو کہ سابقہ ممتحنین کے علاوہ تھے۔ گیارہ گھنٹوں کے دورانیہ میں سخت ترین مقابلہ میں دس حفاظ کرام کو فائنل کے لئے منتخب کیا۔

۳۰؍مارچ بعد نماز ظہر جامعہ کے قدیم فضلاء کرام کا اجتماع ہوا۔ جس میں جامعہ کے بانی وشیخ الحدیث مولانا قاری محمد ادریس ہوشیارپوری، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن جامی، استاذ الحدیث مولانا حفیظ اللہ نے فضلاء کرام سے خطاب کیا۔

مقابلہ کا تیسرا مرحلہ اسی روز بعد نماز عشاء ہوا۔ فائنل مقابلہ کے لئے چار منصفین کرام تھے۔

۱......قاری قیام الدین پنڈدادن خان۔ ۲......قاری ظفر محمود ملتان۔ ۳......قاری شفیق الرحمن جھنگ۔
۴......قاری محمود احمد ملتان۔ انہوں نے ہزاروں کے مجمع کے سامنے طلبہ کرام کو سنا اور اول، دوم، سوم کا انتخاب کیا۔ سیمی فائنل میں کامیاب ہونے والے دس طلبہ کرام نے اپنے انداز تلاوت سے نہ صرف لوگوں کو محظوظ کیا۔ بلکہ ان کے دلوں میں قرآنی عظمت کے جذبہ کو بھی بیدار کیا۔ نعرہائے تکبیر سے فضا گونجتی رہی۔ بعض چھوٹے بچوں کی معصومیت نے مجمع پر رقت آمیز آثار مرتب کئے۔ مقابلہ بین الحفاظ کو بہت سراہا گیا اور حضرات علماء کرام نے اپنے بیانات میں اظہار فرمایا کہ اگر ایسے اجتماعات و مقابلہ جات کو عام کیا جائے تو حفظ وضبط تجوید اور قرآنی معلومات کے سلسلہ میں بہتر ثمرات میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

یاد رہے کہ ۳۰؍مارچ بعد نماز عشاء جامعہ دارالعلوم رحیمیہ کی تقریب تکمیل حفظ قرآن کریم و ختم بخاری شریف بھی تھی۔ اس موقع پر آٹھ مفتیان کرام، تینتیس علماء کرام، ایک سو پچاس حفاظ کرام، اٹھارہ حافظات اور چودہ طالبات دراسات سمیت ۲۲۳؍طلبہ وطالبات کی دستار بندی ودوپٹہ پوشی کی گئی۔

اس موقع پر بھرپور حاضرین نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مولانا

قاری سعید الرحمٰن امام وخطیب، جج فیملی کورٹ قطر تھے۔ جنہوں نے مقابلہ میں شریک ۲۳۱ طلبہ کرام میں سے ہر ایک شریک کو پانچ سو روپے نقد انعام اور اسنادد یں۔
جب کہ سیمی فائنل کے لئے منتخب پچاس میں سے چالیس طلبہ کرام کو تین ہزار روپے نقد اعزازی انعام دیا۔ فائنل کے لئے منتخب دس حفاظ کرام میں سے اول طالب علم کو پچاس ہزار روپے، دوم کو چالیس ہزار روپے اور سوم کو تیس ہزار روپے نقد انعام اور خصوصی شیلڈز دی گئیں۔
اول، دوم، سوم آنے والے طلبہ کرام کے ہر استاذ محترم کو دس ہزار روپے نقد انعام دیا گیا۔ جبکہ دس میں سے باقی سات طلبہ کرام کو بالترتیب چوتھے کو پچیس ہزار روپے، پانچویں کو بیس ہزار روپے، چھٹے کو اٹھارہ ہزار روپے، ساتویں کو پندرہ ہزار روپے، آٹھویں کو بارہ ہزار روپے، نویں کو دس ہزار روپے اور دسویں کو آٹھ ہزار روپے نقد انعام دیا گیا۔
عمومی شرکاء میں سے پچاس افراد کو تاریخی واسلامی معلومات کے ایک سوال کے جواب پر پانچ سو روپے نقد انعام دیا گیا۔ جوابات میں علماء کے بچوں نے خصوصی دلچسپی لی۔ بچوں نے مشکل ترین سوالات کے جوابات دے کر انعامات حاصل کئے جو دینی ماحول کا خاص اثر ہے۔
تقریب ختم بخاری شریف کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور نے فرمایا: الفاظ حدیث کی خدمت کرنے والے حضرات محدثین اور احکام حدیث کی خدمت کرنے والے حضرات فقہاء کرام ہیں۔ یہ دونوں طبقات اصحاب الحدیث بھی ہیں اور خدام حدیث بھی۔ ان کا منبع فیض ایک ہے۔ امت کو فائدہ اٹھانے کی خاطر فقہاء کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ مسائل پر ان کو عبور ہے۔ جب کہ حضرات فقہاء کرام حفظ وضبط کے لحاظ سے اصحاب حدیث سے سند کے ضعف وقوت کے لحاظ سے ان کی پیش کردہ احادیث پر اعتماد کرتے ہیں۔ لہٰذا ان دونوں طبقات میں تفریق کا مزاج امت محمدیہ کی ضروریات اور حل مسائل میں میل نہیں کھاتا۔ مولانا سید فیصل ندیم شاہ نے اپنے خطاب میں کہا مسلمان جب بھی نظریہ اور قیادت پر متحد ہوتے ہیں اپنی منزل کو پالیتے ہیں۔ قیام پاکستان اسی کا مظہر تھا۔
عالمی شہرت یافتہ مولانا انس یونس نے اپنے مخصوص انداز میں حمد ونعت کے ذریعہ ہزاروں کے مجمع سے خوب داد حاصل کی۔ مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری نے مقابلہ میں شریک طلبہ کرام جامعہ کے قدیم فضلاء کرام مشائخ عظام اور حضرات محدثین تمام طلبہ واساتذہ بالخصوص تقریب کی انتظامی کمیٹی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ نائب مہتمم جامعہ مولانا قاری محمد احمد ادریس نے احسن انداز سے جامعہ کی سالانہ کارکردگی پیش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد نے ختم نبوت کے حوالہ سے تفصیلی خطاب فرمایا۔ شیخ الحدیث مولانا زبیر احمد صدیقی نے اختتامی خطاب کیا۔

چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ

آخری قسط!

تلخیص: مولانا فقیر اللہ اختر

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ؒ

وفات ۳۱ردسمبر ۱۹۹۹ء ندوۃ العلماء کے مہتمم۔ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے رکن دمشق یونیورسٹی کے مشیر دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن، سب سے بڑی علمی اور روحانی شخصیت، تین صد کتب کے آپ مصنف اور عربی ادب کے بھی آپ امام مانے جاتے تھے۔ آپ کی بیعت کا تعلق شاہ عبدالقادر رائپوری ؒ سے تھا اور حضرت رائپوری ؒ کے حکم پر آپ نے لاہور میں بیٹھ کر عرب دنیا کو فتنۂ قادیانیت سے آگاہ کرنے کے لئے القادیانیہ عربی زبان میں تحریر فرمائی۔ پہلے عربی ایڈیشن کی اشاعت کا دمشق سے اہتمام کیا گیا۔ پھر مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کی۔ اس کے بعد خیال آیا کہ اس کو عربی سے اردو میں منتقل کیا جائے اور اردو میں چھاپا جائے۔ چنانچہ مولانا ابوالحسن ندوی ؒ نے مولانا محمد علی جالندھری ؒ کو ۶ مئی ۱۹۵۸ء کو خط تحریر فرمایا۔ مولانا محمد علی جالندھری ؒ نے کتابیں ڈاک کے ذریعے بھجوادیں اور ساتھ عریضہ بھی تحریر فرمایا کہ اس کتاب کا اردو ایڈیشن لکھنؤ سے شائع کرلیں۔ اس کتاب کی رقم مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے بیت المال سے ارسال کردی جائیگی۔

غرض آپ کو رد قادیانیت کے عنوان پر مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری ؒ نے لگایا تھا۔ آپ کی اس کتاب کے عربی اردو انگریزی کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔ البتہ سب سے پہلے اس کو شائع کرنے کی سعادت مجلس تحفظ ختم نبوت کے حصہ میں آئی۔ اس کے علاوہ رد قادیانیت پر آپ کے مندرجہ ذیل مقالہ جات بھی ہیں۔ ۱...... القادیانیہ صورۃ علی نبوۃ محمدیہ۔ ۲...... قادیانیت اسلام اور نبوت محمدیہ کے خلاف ایک بغاوت۔ ۳...... القادیانیہ والقادیانیہ دراسۃ تحلیل قادیانیت اسلام اور نبوت محمدی کے خلاف ایک بغاوت۔

یہ مضمون آپ نے ۱۹۵۳ء تحریک ختم نبوت کے دوران لکھا۔ قادیانیت کا ظہور اس کا دعویٰ اور دعوت اور اس کے مؤید و سرپرست یہ تیسرا رسالہ ہے۔ جو حضرت ندوی ؒ کا احتساب قادیانیت کی جلد ۳۹ میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔

مولانا ابوالکلام آزاد ؒ

۱۸۸۸ء کو مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۸ء میں مکہ معظمہ سے کلکتہ آئے۔ وفات ۲۲ر فروری ۱۹۵۸ء کو ہوئی۔ آپ کا اصل نام محی الدین احمد تھا۔ ابوالکلام کے نام سے مشہور ہوئے۔ ۱۹۰۴ء میں انجمن

حیات اسلام کے سالانہ اجلاس میں خطبہ پڑھا۔ آپ بڑے بہادر انسان تھے۔ کئی مرتبہ جیل میں رہے۔ کانگرس کے صدر منتخب ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں دستور ساز اسمبلی کے رکن کے ممبر منتخب ہوئے۔ ملک کی آزادی کے بعد ۱۵ر اگست سے حکومت ہند کے وفاقی وزیر تعلیم ہوئے۔ ۲۲ر فروری ۱۹۵۸ء کو دہلی میں رحلت فرماگئے۔ آغا شورش کشمیری ؒ تحریر فرماتے ہیں مولانا کی وفات کی خبر حکومت ہند کی وساطت سے پوری دنیا میں پھیل گئی۔ ہر آنکھ میں آنسو تھے۔ پنڈت جواہر لال نہرو سراپا گریہ تھے۔ ہمیشہ بڑوں کی عظمت پر ان کی موت نے شہادت دی۔ مولانا ابوالکلام آزاد ؒ پر ایک قادیانی افتراء کی حقیقت۔ مولانا آزاد ؒ پر قادیانی پریس میں بڑے تواتر کے ساتھ یہ خبر شائع ہوتی رہی کہ مولانا آزاد ؒ مرزا قادیانی کی کتب سے متاثر تھے۔ مولانا آزاد ؒ مرزا قادیانی کے جنازہ میں بذریعہ ٹرین امرتسر سے بٹالہ تک ساتھ گئے۔ قادیانی ہزار بار تردید ہو جانے کے بعد برابر جھوٹ بولتے رہے۔ کیونکہ ان کا خمیر ہی جھوٹ سے اٹھایا گیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تعالیٰ، حضور ﷺ، حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اور حضور ﷺ کے صحابہ کرامؓ اور ہمارے اکابرین خصوصاً خواجہ غلام فرید ؒ چاچڑاں شریف اور علامہ اقبال ؒ تک کسی شخصیت کو معاف نہیں کیا۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت!

۱۹۲۶ء کے ماہ جون میں کسی صاحب نے امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد ؒ سے دریافت کیا تھا کہ قادیانیوں کے اس دعویٰ میں کہاں تک صداقت ہے کہ مسلمانوں کو حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ ظہور پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے جواب میں جو آپ نے مکتوب ارسال فرمایا۔ وہ مکتوب ’’نئے ظہور پر ایمان‘‘ نامی کتابچہ میں موجود ہے۔ مولانا آزاد ؒ کی یہ خط و کتابت ادبستان لاہور نے ۱۹۵۲ء میں نئے ظہور پر ایمان کے نام سے شائع کی تھی۔ یہ قادیانی عیاری و چالاکی کا دندان شکن جواب بھی ہے اور ایک تاریخی ورثہ بھی۔ احتساب قادیانیت جلد ۳۹ میں یہ خط شائع بھی ہو گیا۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری ؒ

آپ کے والد کا نام مولانا معظم شاہ ؒ تھا۔ حضرت کشمیری ؒ بمقام دھوداں علاقہ سولاب کشمیر میں ۱۸۶۳ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے والد صاحب ؒ سے چھ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ اور فارسی کے متعدد رسائل بھی پڑھ لئے۔ سولہ یا سترہ سال کے تھے کہ دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ چار پانچ سال میں دورہ حدیث شریف تک پڑھ کر فارغ ہوگئے۔ آپ کے استاد مولانا محمود حسن دیوبندی ؒ، مولانا خلیل احمد سہارنپوری ؒ تھے۔ مولانا رشید احمد گنگوہی ؒ سے بیعت ہوئے۔ عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے لئے آپ کا وجود عطیہ خداوندی تھا۔ مولانا محمد علی مونگیری ؒ، مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری ؒ، مولانا انور شاہ کشمیری ؒ، مولانا محمد علی جالندھری ؒ ان حضرات نے قادیانیت کے خلاف تحریکی انداز میں کام کیا۔

مولانا مفتی محمد شفیع ؒ، مولانا محمد علی جالندھری ؒ، مولانا ادریس کاندھلوی ؒ، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ، مولانا محمد یوسف بنوری ؒ، مولانا لال حسین اختر ؒ، مولانا بدر عالم میرٹھی ؒ، علامہ اقبال ؒ یہ آپ کی توجہ سے اس کام کے لئے میدان عمل میں اترے تھے۔ قادیانیت کے مسئلہ پر اتنے حساس تھے۔ جب حضرت کے سامنے مرزا قادیانی کا ذکر آتا تو آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا۔ آپ نے اپنے شاگردوں کو زندگی کے آخری ایام میں وصیت کی اور اپنے مریدین و متعلقین کو اس بات سے آگاہ کیا کہ اگر ہم حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ نہیں کریں گے تو ہم سے گلی کا کتا بہتر ٹھہرے گا۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ میرا ایمان ہے کہ جس طرح حضور ﷺ سے محبت رکھنا ایمان ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کے دشمن سے بغض رکھنا بھی ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوبصورت چہرہ عطا کیا۔ غیر مسلم آپ کا چہرہ دیکھتے ہی پکار اٹھتے کہ اگر چودھویں صدی کے عالم دین کا ایک چہرہ اتنا منور ہے تو پھر ان کا نبی کتنا خوبصورت اور منور چہرے والا ہو گا۔ آپ کی تصنیف نمبر۱...... عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام۔ ۲...... التصریح بما تواتر فی نزول المسیح۔ ۳...... تحیۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام۔ ۴...... اکفار الملحدین۔ ۵...... خاتم النبیین وغیرہ ہیں۔

مولانا ظفر علی خان وزیر آبادی ؒ

پیدائش جنوری ۱۸۷۴ء وفات نومبر ۱۹۵۶ء برصغیر کے نامور صحافی اردو کے قادر الکلام شاعر و ادیب و خطیب اور سیاسی رہنما تھے۔ آپ نے تحریک آزادی کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ روزنامہ زمیندار لاہور ہفت روزہ ستارۂ صبح کے ایڈیٹر تھے۔ آپ نے قادیانیت کو ناکوں چنے چبوائے۔ قادیانیت چیخ اٹھی۔ آپ کے بہت سارے مجموعہ کلام ہیں۔ ان میں ارمغانِ قادیان، قادیانیوں کی رد میں شاعرانہ کلام ہے۔ مولانا نے ۱۹۳۳ء میں قادیانیت کے عوامی احتساب کے لئے ایک جماعت بنائی۔ اس جماعت نے ہر روز جلسے منعقد کرنے شروع کر دیئے۔ حکومت نے قادیانیوں کی پشت پناہی کے لئے اندیشہ نقص امن کی آڑ لے کر ۴ر مارچ ۱۹۳۳ء کو مولانا ظفر علی خان ؒ، مولانا احمد علی ؒ، مولانا حبیب الرحمٰن ؒ، مولانا عبدالحنان ؒ، مولانا لال حسین اختر ؒ، کو گرفتار کر لیا۔ باقی حضرات نے اپنی ضمانتیں داخل کر دیں۔ لیکن مولانا ظفر علی خان ؒ، مولانا عبدالحنان ؒ، مولانا لال حسین اختر ؒ، مولانا احمد یار خان ؒ نے انکار کر دیا۔

مولانا ظفر علی خان ؒ نے کہا کہ مرزا قادیانی حضور ﷺ کی ختم نبوت کا دشمن تھا۔ ہم اس عقیدے کے لئے ایک منٹ کے لئے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں ہیں۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مرزا غلام قادیانی دجال تھا، دجال تھا، دجال تھا۔ میں اس سلسلہ میں انگریزی قانون کا پابند نہیں۔ میں قانون محمدی کا پابند ہوں۔ ہم سب کو اللہ تعالیٰ قادیانیت کے خلاف عملی طور پر کام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... ادارہ

تابش طیبہ: مرتب: محمد رمضان میمن: صفحات۸۰: قیمت: ۶۰ روپے: ملنے کا پتہ: جہان نعت، شاہراہ مسجد حدیبیہ، گلشن حدید، فیز۲، بن قاسم ٹاؤن ملیر کراچی!

یہ منظوم کتابچہ ممتاز نعت گو مسرور کیفی ؒ کے ۲۱ مجموعہ ہائے نعت سے منتخب ہے۔ جس میں تقریباً ۷۵ نعتیہ کلام موجود ہیں۔ اس مجموعہ کو ترتیب دینے والے حاجی محمد رمضان میمن جو کہ مسرور کیفی ؒ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ مرتب پہلے بھی جہان نعت میں نعتیہ ادب کے حوالہ سے کئی خصوصی نمبر شائع کر چکے ہیں۔ جن میں ''مسرور کیفی ؒ نعت نمبر، بہزاد لکھنوی ؒ نعت نمبر اور پروفیسر اقبال عظیم نعت نمبر'' شامل ہیں۔ مذکورہ کتابچہ عمدہ ورق کے ساتھ مناسب قیمت پر مہیا کیا گیا ہے۔

کایا پلٹ: جمع وتدوین: حافظ محمد اسحٰق اشرفی: صفحات: ۱۰۰۸ (بڑے سائز کے، ٹائٹل دلربا): قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان!

ہمارے مخدوم زادہ حافظ محمد اسحٰق صاحب ملتانی نے عرصہ ہوا ''محاسن اسلام'' نامی ماہوار رسالہ ملتان سے شائع کرنا شروع کیا۔ اس رسالہ میں اصلاح معاشرہ کے لئے انتہائی مختصر ایک صفحہ کے مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ یہ طرز اتنا مقبول ہوا کہ ''محاسن اسلام'' قابل رشک اشاعت کا حامل پرچہ بن گیا۔ رسالہ آخر رسالہ ہے۔ اس کے ابتدائی ۱۰۰ شمارہ جات کے اہم مضامین کا مجموعہ آپ نے ''دین ودانش'' کے نام سے چھ جلدوں میں شائع کیا۔ اس سے آگے دسمبر ۲۰۱۶ء تک تمام شمارہ جات کے منتخب مضامین زیر نظر کتاب ''کایا پلٹ'' میں آگئے ہیں۔ غرض ''دین ودانش'' اور ''کایا پلٹ'' میں سترہ سال کے ''محاسن اسلام'' کے اہم مضامین جمع ہوگئے جو بہت ہی قابل قدر کاوش ہے۔

مسلمان کی ڈائری: جمع وترتیب: مولانا حافظ محمد اسحٰق ملتانی: صفحات: ۶۰۸: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان!

جامع کتاب نے ٹائٹل پر اس کا خود ان الفاظ سے تعارف کرادیا ہے: ''اولیائے کرام کے مستند مضامین، تاریخی واقعات مسنون اذکار ووظائف مجرب اعمال اور عبرت ونصیحت سے بھرپور مزین مکمل،

مسلمان کی ڈائری، جس کا ہر صفحہ شب وروز کے لئے اہم دینی معلومات کا خزانہ ہے۔‘‘ کتاب بہت اچھے انداز میں شائع ہوئی ہے اور طباعت کی تمام خوبیوں کو سموئے ہوئے ہے۔

عبرت کی دنیا: جمع وترتیب: مولانا حافظ محمد اسحق ملتانی: صفحات: ۳۵۲: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان!

مکافات عمل یا قدرت کا انتقام، عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں۔ انسانی تاریخ اور دنیا کے نشیب وفراز سے متعلق سینکڑوں عبرت انگیز واقعات کے عنوانات ٹائٹل پر کتاب کے تعارف کے لئے کافی ہیں۔

شرح اسمائے حسنیٰ: جمع وترتیب: مولانا حافظ محمد اسحق ملتانی: صفحات: ۳۰۴: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان!

جامع کتاب نے خود کتاب کے ٹائٹل پر تعارف یہ لکھا ہے: ’’روحانی امراض، دنیاوی پریشانیوں کا اللہ تعالیٰ کے پیارے ناموں سے علاج کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں کی عام فہم تشریح اور فوائد وخواص، اسم اعظم کے فضائل، اسم اعظم کون ہے؟ اسم اعظم کے بارہ میں اسلاف کی علمی تحقیقات کا نچوڑ، مفید نکات اور حیرت انگیز اثرات وبرکات‘‘ واقعی ان ہی امور پر یہ کتاب مشتمل ہے۔ پڑھئے اور ضرور پڑھئے۔ حق تعالیٰ توفیق بخشیں۔

لطائف وظرائف: جمع وترتیب: مولانا حافظ محمد اسحق ملتانی: صفحات: ۴۰۰: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان!

حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی ؒ ایسے مصنف کتب کثیرہ کی تمام کتابوں وملفوظات کے مطالعہ سے ان میں بیان فرمودہ لطائف وظرائف کو جمع کردیا گیا ہے۔ جو اس زمانہ میں ڈپریشن کا بہترین علاج ہے۔ حضرت تھانوی ؒ جہاں مرشد کامل تھے، وہاں آپ خوش طبع انسان بھی تھے۔ آپ کے ان علمی لطائف اور نکتہ رس علمی مزاج کا بھی خوبصورت مجموعہ آپ کے سامنے آنا چاہئے۔ وہ ہے یہ کتاب۔

سرتاج دوعالم ﷺ اپنے گھر میں: جمع وترتیب: مولانا حافظ محمد اسحق ملتانی: صفحات: ۴۱۶: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان!

آپ ﷺ کی ازواج مطہرات، آپ ﷺ کی اولاد، اہل بیتؓ کے جملہ افراد خانہ کے فضائل وبرکات، ان سے آپ ﷺ کا برتاؤ، گویا آپ ﷺ کی گھریلو زندگی کے حالات وواقعات قرآن وحدیث اور اسلامی تاریخ کی مستند کتب سے ماخوذ ذخیرہ اس کتاب میں جمع کردیا گیا ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

مبلغین حضرات کا سہ ماہی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۳۰؍مارچ بروز جمعرات صبح ساڑھے نو بجے مولانا عبدالرشید سیال کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی نے فرمائی۔ اجلاس میں مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، ناظم مالیات مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا توصیف احمد حیدرآباد، مولانا مختار احمد تھرپارکر، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان۔ مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان، مولانا قاضی عبدالخالق مظفرگڑھ، مولانا محمد اقبال ڈی جی خان، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبدالرزاق اوکاڑہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا محمد عارف شامی گجرانوالہ، مولانا محمد قاسم سیوطی منڈی بہاؤالدین، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا محمد حمزہ لقمان، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا محمد خالد میر جہلم، مولانا محمد عابد کمال خیبر پختون خواہ، مولانا محمد یونس کوئٹہ اور دیگر کئی ایک حضرات نے شرکت فرمائی۔

اجلاس میں مرحومین کے لئے ایصال ثواب کیا گیا۔ جس میں شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان ؒ، مولانا عبدالحفیظ مکی ؒ، مولانا محمد علی صدیقی ؒ، مولانا محمد اسلم چشتی ؒ گوجرہ، مولانا مفتی وجیہ ؒ حیدرآباد، مولانا محمد قاسم شابوی ؒ کوئٹہ، شیخ الحدیث مولانا حبیب اللہ فیصل آباد، مفتی محمد یونس وہاڑی، مولانا علی محمد منچن آباد، مولانا عبدالخالق ؒ فاضل پور، حافظ بلال احمد ؒ راجن پور، مولانا ذوالفقار علی پوری ؒ، قاری محمد امجد دریا خان، حافظ محمد جمال کلورکوٹ، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ چکوال، مولانا مفتی حفیظ اللہ بھکر، محمد اقبال خان گورمانی، قاری غلام مجتبیٰ، حافظ محمد عمر و حافظ وجاہت قصور، قاری عبدالوحید، مولانا غلام مصطفیٰ، صوفی علی محمد، مولانا ماسٹر محمد رمضان و ناصر جاوید چتوکی اور دیگر کئی حضرات سمیت دہشت گردی کی نذر ہونے والے شہداء کی مغفرت، رفع درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ اجلاس میں گذشتہ سہ ماہی کارکردگی کا جائزہ اور آنے والی سہ ماہی کے پروگرام تشکیل دیئے گئے۔ ۲۰ روزہ سالانہ تحفظ ختم نبوت کورس چناب نگر کے حوالہ سے ملک بھر کے مدارس میں ترغیبی بیانات کے حوالے سے مبلغین حضرات

کے پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ ختم نبوت کورس چناب نگر میں انتظامات کے سلسلہ میں مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر کورس کے پورے دورانیہ جب کہ مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد خبیب ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان بھی موجود رہیں گے۔ کورس میں اسباق کے لئے پہلا ہفتہ مولانا مفتی راشد مدنی رحیم یار خان، دوسرا ہفتہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پڑھائیں گے۔ آخری ہفتہ میں مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ بھی تشریف لائیں گے۔ اجلاس میں عصری تعلیمی اداروں میں ختم نبوت کورس کا انعقاد کرنے اور آواز لگانے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ اگلے روز مجلس کے مبلغین حضرات نے ملتان شہر کی مختلف مساجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطابات فرمائے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلمانوں کو اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔

ختم نبوت کانفرنس گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲؍مارچ ۲۰۱۷ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد کپڑا بازار گوجرہ ضلع ٹوبہ میں آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت محترم صوفی محمد دین رائے پوری، قیادت مولانا سعد اللہ لدھیانوی نے فرمائی۔ قاری محمد شریف نے آیات ختم نبوت سے تلاوت کلام پاک فرمائی۔ نعت رسول مقبول ﷺ مولانا ذوالقرنین، قاری شرافت علی مجددی نے پیش کی۔ مولانا اللہ وسایا، مفتی محمد طیب فیصل آباد، مولانا رحمت اللہ ارشد جماعت اسلامی، صاحبزادہ مولانا منعم حسنین صدیقی اہل سنت والجماعت (بریلوی)، سید ضیاء اللہ شاہ بخاری جمعیت اہل حدیث، سید سرفراز الحسن شاہ ضلعی چیئرمین اور ایم این اے مسلم لیگ (ن)، چوہدری خالد جاوید وڑائچ، صاحبزادہ اسامہ حمزہ پی ٹی آئی، محترم محمد طارق پیپلز پارٹی، محترم مجاہد نور پوری نے مشترکہ بیان میں کہا کہ قانون ۲۹۵سی تحفظ ناموس رسالت ﷺ میں کسی طرح کی بھی ترمیم اور تبدیلی برداشت نہیں کی جائے گی۔ مولانا اسعد مدنی خطیب وامام مرکزی جامع مسجد کپڑا بازار گوجرہ کے سرپر مولانا محمد اسلم چشتی کی جانشینی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرہ کی امارت کی دستار فضیلت رکھی گئی۔ کانفرنس میں میاں محمد فاروق نائب امیر جمعیت علماء اسلام گوجرہ، میاں مکرم، شیخ عامر، مولانا ضیاء اللہ بھلا، بھائی ذوالفقار، مولانا عبداللہ معاون ومددگار رہے۔ کثیر عوام کانفرنس میں شریک ہوئی۔ آل پارٹیز کے چھ مطالبات اور نقابت کے فرائض ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے سرانجام دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس ضلع لکی مروت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۶؍فروری ۲۰۱۷ء کو لکی مروت میں گیارویں سالانہ ختم

نبوت کانفرنس ضلعی امیر حاجی امیر صالح خان کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز صبح آٹھ بجے حافظ ظہور احمد کی تلاوت کلام سے ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مفتی ضیاء اللہ اور مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے ادا کئے۔ پہلی نشست سے مولانا محمد طیب طوفانی، مولانا ماسٹر عمر خان، مولانا بشیر احمد حقانی، ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور استاذ الحدیث مولانا عبدالغفار کے خطابات ہوئے۔ نماز ظہر کے بعد دوسری نشست کا آغاز مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد مدظلہ کی صدارت میں قاری صفی اللہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس نشست میں مولانا عبدالرحیم، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، صوبائی امیر مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، شیخ الحدیث مولانا احمد سعید کے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر خطابات ہوئے۔ مقررین نے حکمرانوں کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ فی الفور آل پارٹی کانفرنس اسلام آباد کے اعلامیہ پر عمل کریں اور ناموس رسالت ﷺ کے قوانین میں ترمیم سے باز رہیں۔ بصورت دیگر ملک گیر احتجاجی تحریک قائدین کے حکم پر شروع کریں گے۔ کانفرنس میں شیخ الحدیث عبدالمتین، مفتی عبدالغنی شاہ، مولانا عبدالرحیم، مولانا اعزاز اللہ، حاجی سالار، مولانا عبدالحق، شیخ الحدیث مولانا حسین احمد، حافظ امیر پیاؤ شاہ، مولانا حبیب اللہ اور حافظ قدرت اللہ سمیت کثیر تعداد میں علماء نے شرکت کی۔ صاحبزادہ امین اللہ، مولانا محمد گل، مولانا نقیب اللہ، مولانا برہان الدین، مولانا گل رائس خان، ماجد حسین، انور جی، عظمت اللہ اور امداد اللہ نے بہترین انتظامات جب کہ تنظیم انصار السلام کے رضا کاروں نے مولانا گل فراز شاکر کی نگرانی میں سیکورٹی کے فرائض ادا کئے۔ آخر میں مفتی ضیاء اللہ نے سالانہ کارکردگی کی رپورٹ وقراردادیں پیش کیں جو متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔ کانفرنس کا اختتام مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کی رقت آمیز دعا سے ہوا۔

ختم نبوت کورس پروگرام سمندری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ دارالعلوم اسلامیہ میں ۱۹ تا ۲۶ ر مارچ ۲۰۱۷ء پانچ روزہ کورس منعقد ہوا۔ جس میں ۶۹ طلباء ۶۹ طالبات نے شرکت کی۔ روزانہ صبح دس بجے سے لے کر بارہ بجے تک عقائد ختم نبوت، ناموس رسالت، حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام، سیرت امام مہدی علیہ الرضوان اور کردار مرزا قادیانی جیسے عنوات پر مولانا محمد خبیب مبلغ عالمی مجلس کے اسباق ہوتے رہے۔ تمام شرکائے کورس کا پرچہ لیا گیا۔ اول انعام زوجہ قاری محمد نوید نے ڈنر سیٹ وشیلڈ، دوم انعام بنت مولانا محمد اسلم عتیق نے ڈنر سیٹ وشیلڈ اور سوم انعام بنت بشیر احمد نے استری وشیلڈ حاصل کیا۔ باقی تمام شرکاء کو کتب، سند اور اعزازی میڈل دیئے گئے۔ اختتامی تقریب میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، سید احمد رضا شاہ، قاری محمد

یونس، مولانا سید ابوبکر شاہ کے ہاتھوں شرکائے کورس کو انعامات سے نوازا گیا۔ مولانا قاری سید احمد رضا شاہ اور مولانا محمد امجد اور اہلیہ محترمہ قاری محمد امجد، اہلیہ محترمہ مولانا ضیاء الرحمٰن کو اعزازی شیلڈ دی گئی۔ کورس میں مولانا محمد امجد خان، فرید اللہ خان ودیگر احباب بھرپور معاون رہے۔

ماہانہ درس قرآن بعنوان ختم نبوت کہروڑ پکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام شہری مسجد ختم نبوت چوک میں ۵؍مارچ بروز اتوار بعد نماز مغرب ختم نبوت کے عنوان سے درس قرآن منعقد ہوا۔ جس میں خصوصی بیان جامعہ اسلامیہ باب العلوم کے اساتذہ الحدیث مولانا قاری محمد احمد مدظلہ کا ہوا۔ پروگرام کی صدارت مولانا غلام محمد مدظلہ امیر مجلس کہروڑ پکا نے فرمائی جب کہ نقابت کے فرائض مولانا منیر احمد ریحان نائب امیر کہروڑ پکا نے سرانجام دیئے۔ پروگرام میں شہر بھر سے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات نے بھرپور شرکت فرمائی۔ میاں حاجی اللہ دتہ، میاں اللہ نواز، محمد امیر ساجد اور میاں محمد عمران بھی اس موقع پر موجود تھے۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کے تبلیغی اسفار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مورخہ ۲؍مارچ بروز جمعرات ساہیوال تشریف لائے۔ جامعہ رشیدیہ کے مہتمم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا کلیم اللہ رشیدی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ ختم نبوت نے استقبال کیا۔ رات کا قیام جامعہ محمدیہ کوٹ ۸۵/۶ آر میں رہا۔ ۳؍مارچ کی صبح کو جامع مسجد محمدیہ میں درس ختم نبوت ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں عارف والا تشریف لائے۔ مدرسہ عربیہ فاروقیہ کے مہتمم مولانا عبدالوہاب اپنے رفقاء سمیت پلکیں بچھائے نظر آئے۔ جمعۃ المبارک کا بیان مدرسہ عربیہ فاروقیہ عارف والا میں ہوا۔ رات کا قیام بہاولنگر کے دفتر میں ہوا۔

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کا دورہ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشرواشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی سہ ماہی اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لائے تو اجلاس میں طے ہوا کہ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۱روزہ سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے حوالے سے ترغیبی بیانات کے سلسلے میں ملتان شہر اور گردونواح کے مدارس میں دورہ کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے جامعہ قاسم العلوم گلگشت، جامعہ خیرالمدارس، جامعہ عمر بن خطاب، جامعہ قادریہ حنفیہ صادق آباد دل اور فتح البرکات ملتان ایسے مدارس میں دورہ کیا اور طلباء کو سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر میں شمولیت کی دعوت وترغیب دی۔

کہیں مدت میں ساقی ایسا بھیجتا ہے مستانہ ؛ بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستورِ میخانہ

خوشخبری

تذکرہ مولانا محمد نافع رحمہ اللہ

۲۰۱۶ء.....۱۹۱۵ء

شائع ہوکر منظرِ عام پر آگئی ہے!

مصنف: مولانا حافظ عبدالجبار سلفی

بڑے سائز کے آٹھ سو صفحات پر مشتمل ایک تاریخی، تحقیقی اور معلوماتی تحفہ:

باب نمبر۱: آباء واجداد کا مفصل اور روح پرور تذکرہ۔

باب نمبر۲: ولادت، سلسلۂ تعلیم از آغوشِ مادر تا دارالعلوم دیوبند۔

باب نمبر۳: جلیل القدر معروف اساتذہ کے دل ربا سوانحی حالات!

باب نمبر۴: وسطی پنجاب میں دفاعِ صحابہؓ کی تحریکیں، اور مولانا محمد نافعؒ کا تکوینی انتخاب!

باب نمبر۵: تحریک تنظیم اہل سنت سے وابستگی، سردار احمد خان پتافیؒ سمیت اکابرین تنظیم کے حالات و واقعات از عروج تا زوال، اور مولانا محمد نافعؒ کی انتھک تحریکی کاوشیں۔

باب نمبر۶: تصانیف کا مفصل تبصرہ و تجزیہ۔

باب نمبر۷: مولانا محمد نافعؒ کے یادگار مناظروں کی دلچسپ داستان۔

باب نمبر۸: جھنگ کے ایک تاریخی سانحہ "خشو بلیل" کی مکمل روداد اور مولانا محمد نافعؒ کا کردار۔

باب نمبر۹: مستقل مزاجی، قصبہ محمدی شریف میں پہلی فرقہ وارانہ تقریر، اس کے مضر اثرات اور مولانا محمد نافعؒ کی کامیاب حکمت عملی۔

باب نمبر۱۰: شمائل و خصائل، اور دونوں بھائیوں (مولانا محمد نافعؒ و مولانا محمد ذاکرؒ) کی آپس میں گہری محبت۔

باب نمبر۱۱: معاصرت کی تعریف اور آپؒ کے معاصرین کا خوبصورت تذکرہ۔

باب نمبر۱۲: مولانا محمد نافعؒ کا اسلوب نگارش۔

باب نمبر۱۳: مولانا محمد نافعؒ کا سفرِ آخرت، مرض الوفات کے واقعات، روحانی بلندی اور نمازِ جنازہ و تدفین۔

باب نمبر۱۴: چند منتخب علمی مقالات۔

باب نمبر۱۵: مولانا محمد نافعؒ کی چند سالوں کی ڈائریاں، روزنامچے اور یادداشتیں۔

باب نمبر۱۶: معروف بزرگوں کے مولانا محمد نافعؒ کے نام علمی خطوط۔

باب نمبر۱۷: مولانا محمد نافعؒ کے قلم سے چند یادگار مکاتیب۔

اور اس کے علاوہ وہ سب کچھ جس کی اہل علم کو امید و توقع ہے۔

اور اس کے علاوہ وہ سب کچھ جس کی اہل علم کو امید و توقع ہے۔

برائے رابطہ: مولانا عبدالرؤف نعمانی لاہور/0321-4145543

اسلام زندہ باد
فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی
تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد
بمقام
مسلم کالونی چناب نگر
ختمِ نبوۃ کانفرنس
ان شاء اللہ
36 ویں
دو روزہ
سالانہ
عظیم الشان
19 20 اکتوبر بروز جمعرات جمعۃ المبارک
2014
عنوانات
توحید باری تعالیٰ
سیرت خاتم الانبیاء
عقیدہ ختم نبوۃ
حیات عیسیٰ
عظمت صحابہ و اہل بیت
اتحادِ امت
پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ
اور ظہور مہدی
جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام
مشائخ عظام قائدین دانشور اور
قانون دان خطاب فرمائیں گے
اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے
مولانا عبدالرزاق اسکندر
صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد
مولانا محمد ناصر الدین خان
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
چناب نگر ضلع چنیوٹ
0300-4304277
0300-6347103
0321-4220552

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا **الحدیث**

ادارہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

راولپنڈی اسلام آباد کے راہنما

مولانا قاری محمد اخلاق مدنی، مولانا محمد طیب

ہمیں اچھی طرح جانتے ہیں

الحمد للہ ہم راسخ العقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے مسلمان ہیں

اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کو غیر مسلم کافر زندیق سمجھتے ہیں

شاہ تاج گھی ہمارا ہے اس سے قادیانیت کا کوئی تعلق نہیں

لہذا اس کا استعمال خرید و فروخت کرنے میں کسی کے دھوکے اور غلط فہمی میں نہ رہیں

ہر دِل پہ کرے راج

شاہ تاج

37 Years
ANNIVERSARY

پراڈکٹ آف: حاجی عبدالوحید گروپ، پلاٹ نمبر: 176، I-10/3، انڈسٹریل ایریا اسلام آباد

Ph:+92-51-4448584
www.awgroup.com.pk Like us on facebook ShahTajOil

نوٹ شاہ تاج شوگر مل قادیانیوں کی ہے اس کا بائیکاٹ کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔

قیمت فی شمارہ -/15 روپے
قیمت سالانہ -/180 روپے